باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

13 شعبان المعظم 1444ھ | مطابق 6 مارچ 2023ء | بروز پیر | جلد: (۳) | شمارہ: (۵۸) | صفحات: (۸)

مرکزی ایجنسیوں کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے، پی ایم مودی کو اپوزیشن لیڈروں کا خط

بی جے پی کے دورِ حکومت میں جمہوری اقدار خطرے میں، منیش سسودیا کی گرفتاری پر اپوزیشن کا شدید ردعمل

نئی دہلی: 5 مارچ (عصر حاضر نیوز) دہلی شراب پالیسی گھوٹالہ کے سلسلہ میں کی گئی دہلی کے سابق نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا کی گرفتاری پر وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال، این سی پی سربراہ شرد پوار اور سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے وزیر اعظم مودی کو خط لکھا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف جس طرح مرکزی ایجنسیوں کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے اس سے لگتا ہے کہ ہم جمہوریت سے آمریت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اپوزیشن لیڈروں نے خط میں لکھا ہے کہ منیش سسودیا کو 26 فروری 2023 کو دہلی میں گرفتار کیا گیا۔ گرفتاری طویل مشق کے بعد اور بغیر کسی ثبوت کے کی گئی۔ خط میں کہا گیا ہے کہ منیش سسودیا پر لگائے گئے تمام الزامات بے بنیاد اور سیاسی طور پر محرک ہیں۔ سسودیا کے خلاف اس کارروائی سے ملک بھر کے لوگوں میں غصہ ہے۔ سسودیا کو اسکولی تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں لانے کے لیے جانا جاتا ہے، ایسے میں ان کی گرفتاری دنیا کے سامنے سیاسی سازش کی مثال پیش کرتی ہے۔ اس گرفتاری سے اس نکتے کو بھی تقویت ملتی ہے کہ بی جے پی کے دورِ حکومت میں ہندوستان میں جمہوری اقدار خطرے میں ہیں۔ خط میں کہا گیا کہ سال 2014 میں مرکز میں بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد سے اب تک جن لیڈروں کے خلاف مرکزی تفتیشی ایجنسیوں نے مقدمات درج کیے ہیں، جن سے پوچھ گچھ کی گئی ہے، جنہیں گرفتار کیا گیا ہے یا جن کی رہائش گاہوں یا احاطے پر چھاپے مارے گئے ہیں، ان میں سے بیشتر کا تعلق اپوزیشن جماعتوں سے ہے۔
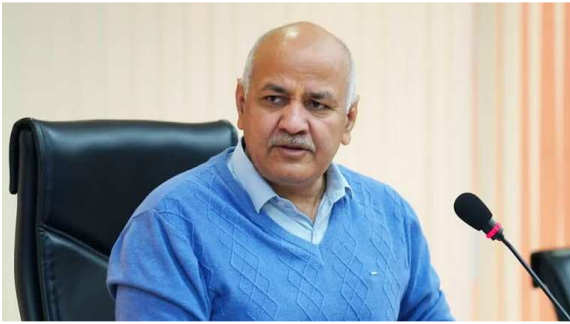
خط میں کہا گیا ہے کہ دلچسپ بات یہ ہے کہ بی جے پی میں شامل ہونے والے رہنماؤں کے خلاف تحقیقات کی رفتار سست پڑ گئی ہے۔ پی ایم مودی کو لکھے گئے خط میں اپوزیشن لیڈروں نے ایسے لیڈروں کی مثالیں بھی دی ہیں۔ مثال کے طور پر خط میں کہا گیا کہ کانگریس کے سابق لیڈر اور اب آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما (بی جے پی) سے 2014 اور 2015 میں شاردا چٹ فنڈ کیس میں ای ڈی اور سی بی آئی نے جانچ کی تھی۔ سرما نے بعد میں بی جے پی میں شمولیت اختیار کر لی۔ بی جے پی میں شامل ہونے کے بعد تحقیقات سرد خانے میں چلی گئی۔ ترنمول کانگریس کے سابق لیڈر سویندو ادھیکاری اور موہل رائے کا بھی خط میں ذکر کیا گیا ہے۔ خط میں کہا گیا کہ مہاراشٹر کے نارائن رانے سمیت کئی لیڈروں کے نام بھی ایسی ہی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ وزیر اعظم مودی کو لکھے گئے خط میں اپوزیشن لیڈروں نے ان اپوزیشن لیڈروں کے بارے میں بھی بتایا ہے جو فی الحال مرکزی ایجنسیوں کی تحقیقات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان میں لالو پرساد یادو (آر جے ڈی)، سنجے راؤت (شیوسینا ادھو دھڑا)، اعظم خان (سماج وادی پارٹی)، نواب ملک، انیل دیشمکھ (این سی پی) اور ابھیشیک بنرجی (ترنمول کانگریس) جیسے لیڈروں کے نام شامل ہیں۔

اورنگ آباد کا نام تبدیل کرنے کے خلاف امتیاز جلیل کی غیر معینہ بھوک ہڑتال

اورنگ آباد 5 مارچ (عصر حاضر) مہاراشٹر میں اورنگ آباد کا نام بدل کر چھترا پتی سمبھا جی نگر کرنے کے خلاف

آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے ایم پی امتیاز جلیل کی غیر معینہ بھوک ہڑتال کا اتوار کو دوسرا دن ہے غور طلب ہے کہ ریاست اور مرکزی حکومت نے اورنگ آباد ضلع کا نام تبدیل کر کے چھتر پتی سمبھاجی نگر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے خلاف مسٹر جلیل نے ہفتہ سے ضلع کلکٹر آفس کے سامنے غیر معینہ بھوک ہڑتال کا آغاز کیا ہے۔ دریں اثنا، سینئر شیوسینا لیڈر چندرکانت کھیرے نے مسٹر امتیاز جلیل سے تاریخ کا مطالعہ کرنے کو کہا ہے اور الزام لگایا ہے کہ وہ (مسٹر جلیل) شہر کا نام تبدیل کرنے کے نام پر سیاست کر رہے ہیں۔ اس درمیان بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سٹی صدر شیریش بورالکر نے کہا کہ اس سے ایک بار پھر ثابت ہو گیا ہے کہ اے آئی ایم آئی ایم مغل اور نظاموں کی وارث ہے۔

پری یونیورسٹی امتحانات کے دوران حجاب پہننے کی اجازت نہیں ہوگی، کرناٹک کے وزیر تعلیم کا بیان

بنگلورو: حجاب پہننے والے طلباء کو 9 مارچ سے شروع ہونے والے دوسرے پری یونیورسٹی کورس (پی یو سی) امتحانات میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔ کرناٹک کے وزیر تعلیم بی سی ناگیش نے اتوار (5 مارچ) کو یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال کی طرح

اس سال بھی طلبا کو یونیفارم پہن کر امتحان دینا ہوگا۔ حجاب پہننے والی طالبات کو امتحانات میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔ اصولوں پر عمل کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا تعلیمی ادارے اور حکومت طے شدہ اصولوں کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ وزیر نے مزید کہا کہ حجاب پر پابندی کے بعد امتحانات میں شرکت کرنے والے مسلم طالبات کی تعداد میں بہتری آئی ہے۔ تاہم، انہوں نے اپنے دعوؤں کو ثابت کرنے کے لیے کوئی صحیح تعداد نہیں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ حجاب پر پابندی کے بعد امتحانات میں شرکت کرنے والی مسلم لڑکیوں کی تعداد اور ان کے اندراج کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے۔ خیال رہے کہ کرناٹک کے کالج میں حجاب پہننے پر تنازعہ کے بعد عدالت نے تعلیمی اداروں میں حجاب پر پابندی لگا دی تھی۔

فلسطینیوں پر عرصہ حیات تنگ، فروری میں اسرائیل کے ہاتھوں 56 مکانات مسمار

یروشلم: 5 مارچ (ذرائع) اسرائیل میں دائیں بازو کے عناصر پر مشتمل شدت پسند حکومت کی طرف سے فلسطینیوں پر عرصہ حیات مزید تنگ کر دیا گیا ہے۔ فلسطینیوں کی اراضی اور املاک کو غصب کرنے کے ساتھ ان کے بنے بنائے گھروں کو ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق فروری 2023ء کے دوران صہیونی قابض فوج نے غرب اردن میں فلسطینیوں کے 56 مکانات مسمار کیے جب کہ 66 خاندانوں کو اپنے مکانات مسمار کرنے کے نوٹس جاری کیے گئے۔ غرب اردن میں یہودی آباد کاری اور نسل دیوار کے سرگرم مزاحمتی کمیشن کے مطابق پچھلے سال غرب اردن میں سیکڑوں مکانات کو مسمار کیا گیا جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں شہری جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے تھے کھلے آسمان تلے زندگی گذارنے پر مجبور ہوئے۔ کمیشن کی طرف سے جاری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قابض فوج اور آباد کاروں نے گذشتہ ماہ فلسطینیوں اور ان کی املاک پر 636 حملے کیے۔ اسی عرصے میں یہودی آباد کاری کے 23 نئے منصوبوں کی منظوری دی گئی جن میں یہودی آباد کاروں کو بسانے کے لیے مزید 4625 رہائشی فلیٹس کی تیاری کی منظوری دی گئی۔ سیٹلمنٹ اینڈ وال ریزسٹنس کمیشن کے کوآرڈینیٹر، امیر داؤد نے ایک بیان میں کہا کہ اسرائیلی قابض حکام کی طرف سے تقریباً 15,000 مکانات کی منظوری کے بعد اس سال کے آغاز سے یہودی آباد کاری میں تیزی آئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اسرائیل طرف فلسطینیوں کے مکانات مسمار کر کے ان پر عرصہ حیات تنگ کر رہا ہے اور دوسری طرف قابض ریاست فلسطینی علاقوں میں یہودی آباد کاروں کو بسانے کے لیے اندھا دھند منصوبوں کی منظوری دے رہی ہے۔

مغربی بنگال میں ایک نئی بیماری سے کہرام! 9 دن میں 36 بچے جاں بحق، جانیں کیا ہیں علامات

کولکاتا: مغربی بنگال کے محکمہ صحت کے ریکارڈ کے مطابق پچھلے 9 دنوں میں 36 بچے 'اڈینو وائرس' کے سبب جان بحق ہو چکے ہیں اور ریاست میں اس وائرس سے پھیلنے والی بیماری خطرناک شکل اختیار کر رہی ہے۔ اتوار کی صبح کولکاتا کے بی سی رائے چلڈرن اسپتال سے مزید دو اموات کی اطلاع موصول ہوئی۔ دونوں فوت ہونے والے بچوں کی شناخت عاطفہ خاتون (18 ماہ) اور ارمان غازی (4 سال) کے طور پر ہوئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مٹیا بروز کے علاقے میں نادیال تھانے کے تحت رہنے والے ایک خاندان سے تعلق رکھنے والی خاتون کو 26 فروری کو بخار، کھانسی اور سانس لینے میں تکلیف جیجسی اڈینو وائرس کی علامات کے ساتھ اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ علاج کے باوجود اس کی صحت میں کوئی بہتری نہیں آئی اور اتوار کی صبح اس کا انتقال ہو گیا۔ اسی طرح ریاستی محکمہ صحت نے کہا کہ شمالی 24 پرگنہ ضلع کے بشیرہاٹ سب ڈویژن کے مینا خان پولیس اسٹیشن کے تحت ایک خاندان کے رہنے والے ارمان غازی کو گزشتہ ہفتے اسی طرح کی علامات کے ساتھ اسی اسپتال میں داخل کرایا گیا، اتوار کی صبح تقریباً 5 بجے اس کا بھی انتقال ہو گیا۔ ریاستی محکمہ صحت نے ڈاکٹروں، خاص طور پر اطفال کے ماہرین کو ایک ایڈوائزری جاری کی ہے کہ وہ فلو جیسی علامات کے ساتھ داخل ہونے والے بچوں، خاص طور پر دو سال یا اس سے کم عمر کے بچوں کی خصوصی دیکھ بھال کریں۔ انہیں اڈینو وائرس سے متاثر ہونے کا سب سے زیادہ خطرہ ہے۔ ریاست کے محکمہ صحت کے ایک اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ریاست میں بچوں کی دیکھ بھال کے یونٹس میں تمام بستر بھرے ہوئے ہیں۔ پرائیویٹ اسپتالوں کے پیڈیاٹرک کیئر یونٹس میں بھی اسی طرح کی بھیڑ بھاڑ کی اطلاع ملی ہے۔ ضلعی اسپتالوں میں بھی اڈینو وائرس کی علامات والے بچوں کے کیسز بڑھ رہے ہیں۔

ایکسپریس وے اور نیشنل ہائی وے پر ٹول ٹیکس میں 5 سے 10 فیصد تک اضافہ کرنے کی تیاری

نئی دہلی: نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) کے پروجیکٹ امپلی منٹیشن یونٹ نے (پی آئی یو) ایکسپریس ویز اور نیشنل ہائی ویز پر ٹول ٹیکس

بڑھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کے تحت یکم اپریل سے این ایچ اے آئی ٹول کی شرح میں 5 سے 10 فیصد تک اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس وقت ایکسپریس وے پر 2.19 روپے فی کلو میٹر کے حساب سے ٹول ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔ اب اس میں 10 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ 25 مارچ تک تمام پی آئی یوز سے نظر ثانی شدہ ٹول نرخوں کے لیے تجاویز بھیجی جائیں گی۔ سڑک اور ٹرانسپورٹ کی وزارت کی منظوری کے بعد یکم اپریل سے ان پر عمل درآمد کا امکان ہے۔ کاروں اور ہلکی گاڑیوں کے ٹول کی شرح میں 5 فیصد اضافہ، بھاری گاڑیوں کے ٹول ٹیکس میں 10 فیصد اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس وقت ایکسپریس وے پر روزانہ تقریباً 20 ہزار گاڑیاں چل رہی ہیں۔ ایکسپریس وے پر گاڑیوں کی تعداد میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق آنے والے وقت میں ایکسپریس وے پر روزانہ تقریباً 50 سے 60 ہزار گاڑیاں گزرنا شروع ہو جائیں گی۔

فرمانِ الٰہی

تم اللہ کے ساتھ کفر کا طرزِ عمل آخر کیسے اختیار کر لیتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اسی نے تمہیں زندگی بخشی پھر وہی تمہیں موت دے گا پھر وہی تم کو (دوبارہ) زندہ کرے گا اور پھر تم اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

(سورۃ البقرۃ:۲۸)

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ: 13/ شعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 6/ مارچ 2023ء بہ روزِ پیر

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:31	12:37	4:43	6:29	7:36
انتہا	6:25	4:42	6:28	7:35	5:08

اشراق	6:45	زوال	12:27
ختم سحر	5:19	افطار	6:29

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت حفصہ ؓ سے روایت ہے کہ چار چیزیں وہ ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے....(۱) عاشورا کا روزہ، (۲) عشرہ ذی الحجہ (یعنی یکم ذی الحجہ سے یوم العفرہ نویں ذی الحجہ تک) کے روازے، (۳) ہر مہینے کے تین روزے، (اور قبل فجر کی دو رکعتیں)

(معارف الحدیث)

معاشرہ کو سدھارنے، سنوارنے اور بگاڑنے میں عورت کا اہم کردار

کریم نگر کے آئی بی اے گارڈن میں خواتین کا جلسہ، مفتی سعید اکبر و دیگر کا خطاب

کریم نگر: 5/مارچ (محمد عبدالحمید) کریم نگر میں خواتین کا عظیم الشان جلسہ بعنوان ''اصلاح معاشرہ، تحفظ دین اور استقبال رمضان'' آئی، بی، اے گارڈن کشمیر گڈہ میں منعقد ہوا، مہمان خصوصی کی حیثیت سے ریاست کے ممتاز عالم دین مفتی سعید اکبر صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت نظام آباد نے شرکت فرمائی، مفتی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ موجودہ دور میں ہمارے معاشرہ کے اندر بہت ساری خرابیاں پائی جاتی ہیں اور بہت سے گناہوں میں مسلم معاشرہ مبتلا ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم زبانی دعوؤں کے بجائے عملی طور پر اپنی شریعت پر عمل پیرا ہو جائیں، اسلام کے جو احکام ہیں ان سے زندگیوں کو آراستہ کریں، معاشرہ کی بے دینی کو ختم کرنے کے لئے آگے آئیں، خصوصا خواتین اپنے گھر کا ماحول دینی بنائیں، بچیوں کو باپردہ اور باحجاب بنانے کی فکر کریں، بچوں کو نمازی اور دیندار بنانے کی کوشش کریں اور آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت، عقیدہ کی سلامتی کی فکر کریں، معاشرہ کو سنوارنے اور بگاڑنے میں عورت کا اہم کردار ہوتا ہے، اگر عورت دیندار ہوگی تو اس کے ذریعہ سے سارا گھرانہ اور خاندان یہاں تک کو معاشرہ بھی سنور سکتا ہے، اور خدانخواستہ عورت کے اندر ہی بے دینی ہوگی اور خدا بیزی ہوگی تو پھر معاشرہ کو بگڑنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ مولانا نے مزید کہا کہ ہمارے پاس جب کوئی ادنیٰ نعمت ہوتی ہے تو ہم اس کی بھی حفاظت کرتے ہیں اور صبح وشام اس کی دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں کہ کہیں ہمارے ہاتھ سے نہ چلی جائے، جب کہ اس کی کوئی حیثیت اور قیمت نہیں ہے، آپ اندازہ کیجئے کہ دنیا کی ایک معمولی چیز کی اتنی فکر ہے لیکن ہم مسلمان ہیں، ہمارے پاس ایمان کی پونجی ہے، ہم اس کی قدر نہیں کرتے، اس کی حفاظت کی فکر نہیں کرتے، حالاں کہ موجودہ دور میں پہلے سے زیادہ اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہیے اور ایمان سوز فتنوں سے باخبر رہنا چاہیے۔ اجلاس کی کاروائی حافظ محمد وسیم الدین امام مسجد زم زم نے چلائی اور حافظ سید رضوان فلاحی نے مہمان اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

جامع مسجد عالیہ سانچہ توپ گن فاؤنڈری حیدرآباد میں شریعت انفارمیشن کی (۸۹۰) ویں نشست

حیدرآباد: 5/مارچ (پریس نوٹ) کانفرنس ہال جامع مسجد عالیہ سانچہ توپ، گن فاؤنڈری، حیدرآباد میں بتاریخ ۶/مارچ ۲۰۲۳ء بروز پیر بعد نماز عصر ۵:۱۵ ساعت شام شریعت انفارمیشن سرویس کی نشست بہ عنوان: کردارِ مومن روزہ کے آئینہ میں منعقد ہوگی۔ جس کو حافظ محمد اسحٰق کمال قادری مخاطب فرمائیں گے۔ عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت استفادہ کی درخواست ہے۔

تلنگانہ کابینہ کا اجلاس 9 مارچ کو ہوگا

حیدرآباد، 5 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ میں ریاستی کابینہ کی میٹنگ 9 مارچ بروزِ جمعرات کو ہوگی۔ یہ اطلاع یہاں جاری ہونے والے سرکاری بیان میں دی گئی۔ بیان کے مطابق ریاستی کابینہ کی میٹنگ دوپہر 2 بجے پرگتی بھون میں ہوگی۔ وزیر اعلی کے چندر شیکھر راؤ اجلاس کی صدارت کریں گے۔ اور متعدد مسائل پر ارکان سے تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اس وقت وزیر اعلی کے چندر شیکھر راؤ قومی سیاست میں سرگرم عمل ہیں۔ علاوہ ازیں ریاست میں جاری فلاحی کاموں کے متعدد مسائل پر بھی غور و خوض ہوگا۔

جامع مسجد معظم پورہ ملے پلی میں مولانا شاہ جمال الرحمن مفتاحی کا خطاب

حیدرآباد: 5/مارچ (عصر حاضر نیوز) جامع مسجد معظم پورہ ملے پلی میں بتاریخ 7/مارچ بروزِ منگل بعد نمازِ عشاء شب برأت کے موقع پر عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم کا فضائل شب برأت کے عنوان پر خصوصی خطاب ہوگا۔ عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں مع دوست و احباب شرکت و استفادہ کی درخواست ہے۔

مٹی کے فن پاروں کی روایت برقرار رکھنے والی کمہار برادری حکومت کی عدم توجہی کا شکار

حیدرآباد: 5/مارچ (عصر حاضر نیوز) وقت کے ساتھ ساتھ مٹی کے برتن بنانے کا فن ختم ہوتا جارہا ہے اور موجود دور میں لوگ اسٹیل اور پلاسٹک کے برتنوں کا زیادہ استعمال کر رہے ہیں۔ حالانکہ ریاست تلنگانہ کے بعض دیہات میں یہ فن آج بھی کسی نہ کسی شکل میں زندہ ہے۔ چکری کو لکڑی سے گھما کر گوندھی ہوئی مٹی کو انگلیوں کی پور سے بڑی مہارت کے ساتھ برتنوں میں ڈھالنے والے اس فن کار کو کمہار کہتے ہیں۔ حیدرآباد کے مضافاتی علاقوں میں کمہاروں کی بستیاں آباد ہیں، جہاں لوگ پورے پریوار کے ساتھ مل کر کے برتن اور سجاوٹی اشیاء بنانے کے اس قدیم فن کو زندہ رکھے ہوئے ہیں، یہ کام ایک پوری بستی کرتی ہیں، جس میں 50 خاندان ہیں۔ آپکو بتادیں کہ کمہار سب سے پہلے مٹی کو گوندھتا ہے، پھر اسے فن پاروں کی شکل میں ڈھالتا ہے، جس کے بعد گھڑے، جام، سوری، کنڈہ، کھیر کا کنڈہ، ہنڈی، پیالے، جاگ، گلس، گل دان وغیرہ کو تیار کیا جاتا ہے۔ ان کچے برتنوں کو پکانے کیلئے استعمال ہونے والی بھٹی کو آوی کہتے ہیں، آوی سے پک کر تیار ہونے والے برتنوں کو یہ فن کار رنگ و روغن کرتے ہیں۔ فریج میں پانی ٹھنڈا کر کے پینے کے بہ نسبت مٹکے میں پانی محفوظ کر کے پینا انسانی صحت کے لیے کافی فائدہ مند ہے۔ موسم گرما میں سورج کی شدت کے سبب پیاس زیادہ لگتی ہے اس لیے دور جدید میں ہر کوئی فریج کی سہولت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹھنڈا پانی پیتا ہے جو نقصان دہ ہے۔ کمہاروں کا شکوہ ہے کہ اس کے فن کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی جس کے وہ حق دار ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ حکومت کی جانب سے ان کو کوئی مدد حاصل نہیں ملتی ہے۔ تالاب کی مٹی استعمال کرتے ہیں جو بہت مہنگی ہوگئی ہے، اس لئے حکومت ان کی جانب توجہ دے اور ان کے مسائل پر غور کرے۔ پہلے زمانے کے لوگ مٹی کے برتن سے پانی پیتے تھے کیونکہ وہ لوگ اس کی افادیت کو خوب جانتے تھے لیکن اب یہ رواج ختم ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم لوگوں کے گھر میں آج کل مٹکے میں پانی رکھا جاتا ہے۔ مٹکے کے پانی کی خصوصیات میں سب سے اہم پانی کا ٹھنڈا رہنا ہے۔

نرمل میں مکاتب کا جائزہ اجلاس

نرمل: 5/مارچ (سید عبدالعزیز) مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت نرمل و اطراف قائم شدہ مکاتب کا جائزہ اجلاس آج بتاریخ

5/مارچ بروز اتوار صبح 10: بجے بمقام مسجدِ بدھوار پیٹھ نرمل میں صدر مجلس تحفظِ ختم نبوت نرمل مفتی الیاس ثانی قاسمی کی زیرِ نگرانی منعقد ہوا۔ اِس ایک ماہ کی کارکردگی پر تمام ہی اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا عمران عبدالعزیز خان قاسمی، نائب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت، مفتی ساجد قاسمی، حافظ سید وجاہت حسین، مولانا سید عابد حسین قاسمی، حافظ محمد افتخار خازن مجلس تحفظ ختم نبوت نرمل نے اطمینان کا اظہار کیا۔ اس اجلاس میں معلمین مکاتب علماء وآئمہ مساجد کی کثیر تعداد موجود تھی۔

مسجد بلال ٹولی چوکی میں جلسہ شب برأت

حیدرآباد: 5/مارچ (عصر حاضر نیوز) مسجد بلال ٹولی چوکی چوراہا میں 7/مارچ بروزِ منگل بعد نمازِ عشاء (نمازِ عشاء 8:15 بجے) مولانا مفتی محمد انعام الرحمن جمیل قاسمی فرزند حضرت مولانا شاہ جمال الرحمن مفتاحی و امام جامع مسجد معظم پورہ ملے پلی کا خطاب ہوگا۔

مسجد قباء مولاعلی میں جلسہ شب برأت

حیدرآباد: 5/مارچ (عصر حاضر نیوز) مولانا سید عبد الماجد رشادی کی اطلاع کے بموجب مسجد قباء صفیل گوڑہ بھارت نگر مولا علی میں 7/مارچ بروزِ منگل بعد نمازِ عشاء (نماز عشاء 9/بجے) مفتی محمد فیاض احمد صاحب تعلیمی خطیب مسجد ہذا کا فضائل شبِ برأت کے عنوان پر خطاب ہوگا۔ عامۃ المسلمین سے شرکت کی درخواست ہے۔

بلوں کی عدم منظوری کی شکایت کو لیکر کے سی آر حکومت سپریم کورٹ پہنچنے پر گورنر ناراض

’راج بھون دہلی سے قریب ہے‘ گورنر تمل سائی سوندرا راجن کا ٹویٹ، بلوں کے بروقت منظور نہ ہونے پر بلوں کا مقصد فوت ہو رہا ہے: بی آر ایس

حیدرآباد 5 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کی بی آر ایس حکومت اور گورنر تملسائی سوندرا راجن کے درمیان اختلافات اس وقت مزید گہرے ہو گئے ہیں جب کے سی آر حکومت نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا اور راج بھون میں زیر التواء بلوں کو منظوری دینے پر مسلسل تاخیر شکایت کی۔ جیسا کہ جب یہ امید کی جا رہی تھی کہ ریاستی حکومت اور گورنر کے درمیان تعلقات گزشتہ ماہ ریاستی ہائی کورٹ کے مشورے پر ریاستی بجٹ پر طے پانے والے سمجھوتہ کے بعد معمول پر آجائیں گے، بی آر ایس کے سپریم کورٹ کا دروازے کھٹکھٹانے کے ساتھ ہی معاملات ایک بار پھر کشیدہ ہو گئے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اسمبلی انتخابات میں چند ماہ باقی رہ گئے ہیں اور گورنر نے مقننہ سے منظور شدہ کچھ بلوں پر کوئی فیصلہ کیے بغیر التوا میں رکھا، بی آر ایس نے محسوس کیا کہ اس کے پاس سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ حکمراں پارٹی نے گزشتہ ماہ ریاستی ہائی کورٹ کی طرف سے گورنر کو ریاستی بجٹ کو منظور کرنے کے احکامات جاری کرنے میں ظاہر کی گئی ہچکچاہٹ کو دیکھتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ ہائی کورٹ نے تجویز دی کہ دونوں فریقین اس مسئلے کو بات چیت کے ذریعے خوش اسلوبی سے حل کریں۔ حکومت اور راج بھون دونوں کے وکلاء نے بات چیت کی اور معاہدہ طے پایا۔ جب کہ حکومت گورنر کی تقریر کے ساتھ ریاستی مقننہ کے بجٹ اجلاس کا آغاز کرنے کے لئے آگے آئی، بعد میں بجٹ کو منظور کرنے پر رضامند ہوگئی۔ بی آر ایس، جس نے گزشتہ سال گورنر کے خطاب کے بغیر بجٹ اجلاس منعقد کیا تھا، اس بار بجٹ کو منظور کرنے میں آسانی کے لیے اپنا موقف نرم کرنا پڑا۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ بی آر ایس کو بظاہر امید تھی کہ بجٹ سیشن پر سمجھوتہ ہونے کے بعد گورنر ان بلوں کی منظوری دے کر جواب دیں گے، جن میں سے کچھ گزشتہ سال ستمبر سے زیر التوا ہیں۔ راج بھون سے کوئی مثبت جواب نہ ملنے پر، بی آر ایس نے اسپیشل لیو پٹیشن (ایس ایل پی) دائر کر کے معاملہ سپریم کورٹ میں لے جانے کا فیصلہ کیا۔ حکومت نے عدالت عظمیٰ سے استدعا کی کہ گورنر کو 10 زیر التوا بلوں کی منظوری دے کر اپنی آئینی ذمہ داری پوری کرنے کی ہدایت دے۔ ایس ایل پی میں بتایا گیا ہے کہ ان میں سے سات بل ستمبر سے راج بھون کے پاس زیر التواء ہیں جبکہ دیگر تین کو اسمبلی کا بجٹ اجلاس ختم ہونے کے بعد 13 فروری کو گورنر کو بھیجا گیا تھا۔ درخواست میں سپریم کورٹ سے استدعا کی گئی ہے کہ گورنر کی جانب سے تاخیر کو غیر قانونی اور غیر آئینی قرار دیا جائے۔ ریاستی حکومت نے چیف سکریٹری اے شانتی کماری کے ذریعے دائر کردہ ایس ایل پی میں کہا، ”آئین کے مینڈیٹ کے مطابق، گورنر کو لازمی طور پر بلوں سے متعلق اپنا موقف واضح کرنا ہوتا ہے اور منظوری دینے میں کسی بھی طرح کی عدم عملداری لاقانونیت کا باعث بنے گی۔“ ریاست نے دلیل دی کہ اگر گورنر کو بلوں پر کوئی شک ہے تو وہ وضاحت طلب کرسکتی ہیں لیکن وہ اس طرح بلوں کو اپنے پاس رکھ کر بیٹھ نہیں سکتیں۔” اگر وہ کوئی مسئلہ اٹھاتی ہیں تو ہم ان کی وضاحت کریں گے۔ حکومت نے کہا وہ ان پر خاموش نہیں بیٹھ سکتی اور اس سلسلے میں آئین کا مینڈیٹ واضح طور پر ریاست کے حق میں ہے۔“ ریاستی حکومت نے مزید استدلال کیا کہ یہ معاملہ بے مثال اہمیت کا حامل ہے اور مزید تاخیر بہت ناخوشگوار حالات کا باعث بن سکتی ہے، بالآخر حکمرانی پر اثر پڑے گا اور اس کے نتیجے میں عام لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف ہوگی۔ عدالت عظمیٰ میں معاملہ کی سماعت کے لیے آنے سے پہلے ہی گورنر نے بی آر ایس حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ راج بھون دہلی سے قریب ہے اور اس بات چیت سے مسئلہ کو حل کرنے میں مدد ملتی۔” پیارے تلنگانہ چیف سکریٹری راج بھون دہلی سے زیادہ قریب ہے۔ بطور چیف سکریٹری عہدہ سنبھالنے کے بعد آپ کو سرکاری طور پر راج بھون کا دورہ کرنے کا وقت نہیں ملا۔ کوئی پروٹوکول نہیں! یہاں تک کہ بشکریہ کال کے لئے بھی کوئی شائستہ نہیں۔ دوستانہ سرکاری دورے اور بات چیت زیادہ مددگار ہوتی جو آپ نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ ارادہ نہیں ہے،“ سوندرراجن نے ٹویٹ کیا۔ شانتی کماری نے 11 جنوری کو چیف سکریٹری کا عہدہ سنبھالا تھا اور گورنر نے انہیں راج بھون کا سرکاری دورہ کرنے کا وقت نہ ملنے پر آڑے ہاتھوں لیا۔ تاہم بی آر ایس قائدین نے جوابی حملہ کیا۔ کرشنک مانںنے، جو گورنر کے سخت ناقد رہے ہیں، نے راج بھون میں دو مواقع پر لی گئی تصاویر سوشل میڈیا پر پوسٹ کیں جن میں شانتی کماری گورنر کے ساتھ نظر آرہی ہیں۔ راج بھون میں یوم جمہوریہ کی تقریبات کے دوران لی گئی تصویر کو پوسٹ کرتے ہوئے انہوں نے پوچھا” میڈم! چیف سکریٹری کیا آپ کی جڑواں بہن ہے یا ایک جیسی نظر آتی ہے؟ عزت مآب گورنر کہتے ہیں کہ چیف سکریٹری کا عہدہ سنبھالنے کے بعد آپ نے کبھی سرکاری طور پر راج بھون کا دورہ نہیں کیا۔” میڈم! چیف سکریٹری آپ کی جگہ پر آپ نے کس کو راج بھون کے ایٹ ہوم میں سب سے معزز گورنر کے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے بھیجا تھا“ بی آر ایس لیڈر نے ایک اور تصویر پوسٹ کرتے ہوئے پوچھا۔ کرشنک نے مرکز کی بی جے پی زیر قیادت حکومت پر 'ایک سرگرم بی جے پی سیاست دان کو تلنگانہ کا گورنر مقرر کرنے پر بھی تنقید کی۔ ان کا ماننا ہے کہ وزراء اور چیف سکریٹری کو طلب کر کے گورنر چاہتے ہیں کہ راج بھون ایک متوازی نظام چلائے جس سے لوگوں کی منتخب حکومت کو نقصان پہنچے اور اہم بلوں کو روکا جائے۔ راج بھون کے پاس زیر التواء بل ہیں اعظم آباد انڈسٹریل ایریا (لیز کا خاتمہ اور ضابطہ) (ترمیمی) بل، 2022؛ تلنگانہ میونسپل قوانین (ترمیمی) بل، 2022؛ تلنگانہ پبلک ایمپلائمنٹ (ریگولیشن آف ایج آف ایس یو perannuation) (ترمیمی) بل، 2022؛ یونیورسٹی آف فاریسٹری تلنگانہ بل، 2022؛ تلنگانہ یونیورسٹیز کامن ریکروٹمنٹ بورڈ بل، 2022؛ تلنگانہ موٹر وہیکل ٹیکسیشن (ترمیمی) بل، 2022؛ تلنگانہ اسٹیٹ پرائیویٹ یونیورسٹیز (اسٹیبلشمنٹ اینڈ ریگولیشن) (ترمیمی) بل، 2022؛ پروفیسر جے شنکر تلنگانہ اسٹیٹ ایگریکلچرل یونیورسٹی (ترمیمی) بل، 2023؛ تلنگانہ پنچایت راج (ترمیمی) بل، 2023 اور تلنگانہ میونسپلٹیز (ترمیمی) بل، 2023۔ گزشتہ سال نومبر میں، گورنر نے بی آر ایس کے ان الزامات کو مسترد کر دیا تھا کہ ان کا دفتر ریاستی حکومت کی طرف سے اس کی منظوری کے لیے بھیجے گئے کچھ بلوں پر خاموش بیٹھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی رضامندی دینے سے پہلے بلوں کا جائزہ لینے اور ان کا تجزیہ کرنے کے لیے وقت لے رہی ہیں۔ وزیر تعلیم پی سبیتا اندرا ریڈی نے 10 نومبر کو گورنر سے ملاقات کی تھی تاکہ کامن ریکروٹمنٹ بورڈ بل پر اپنے شکوک وشبہات کو واضح کیا جاسکے۔ حکومت نے سپریم کورٹ میں دائر ایس ایل پی میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس نے یہ بھی عرض کیا کہ 30 جنوری کو قانون ساز امور کے وزیر ایس پرشانت ریڈی نے گورنر سے ملاقات کی اور بلوں کو منظوری دینے پر غور کرنے کی پرجوش درخواست کی کیونکہ منظوری کے معاملے میں تاخیر سے زیر التواء بلوں کے مقصد کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ حکومت نے شمشیر سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب کیس کا ذکر کیا جہاں سپریم کورٹ نے کہا کہ آئین گورنر کو وزراء کی کونسل کے مشورے کے خلاف جانے کی اجازت دے کر متوازی انتظامیہ کی فراہمی کا تصور نہیں کرتا ہے۔ زیر التواء بلوں پر تنازع گورنر اور حکومت کے درمیان طویل عرصے سے جاری اقتدار کی جنگ کی تازہ ترین کڑی ہے۔ گزشتہ سال نومبر میں، گورنر اور حکومت کے درمیان تعلقات اس وقت ایک نئی نچلی سطح پر آگئے جب گورنر نے کہا کہ انہیں شبہ ہے کہ ان کا فون ٹیپ کیا جا رہا ہے اور انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست میں غیر جمہوری صورتحال پائی جاتی ہے۔ یہ دراڑ اس وقت تلخ ہوگئی جب حکومت نے یوم جمہوریہ کی تقریبات راج بھون میں منعقد کرنے کی ہدایت دی، جس سے گورنر کا غصہ پھوٹ۔ مفاد عامہ کی عرضی پر ہائی کورٹ کی ہدایت پر ہی پولیس پریڈ کو پروگرام میں شامل کیا گیا تھا۔ تمل سائی چیف منسٹر کے سی آر اور ان کی حکومت کو ان کا احترام نہ کرنے اور پروٹوکول پر عمل نہ کرنے پر نشانہ بنا رہی ہے۔ جب تمل ناڈو میں بی جے پی کے سابق رہنما تمل سائی کو 2019 میں تلنگانہ کا گورنر مقرر کیا گیا تو بی آر ایس مبینہ طور پر اس بات پر ناراض ہوا کہ تقرری سے پہلے مرکز نے ریاست سے مشورہ نہیں کیا۔ ابتدائی طور پر، گورنر اور ریاستی حکومت کے درمیان تعلقات خوشگوار تھے اور تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب تمل سائی نے کوویڈ 19 وبائی امراض کے دوران چند ہسپتالوں کا دورہ کیا۔ حکومت کی جانب سے وبائی مرض سے نمٹنے پر ان کے ریمارکس سے ٹی آر ایس حکومت ناراض ہوگئی۔ سیاسی حلقوں میں ابرو اٹھائے گئے جب تملائی سائی، جو کہ ایک معالج بھی ہیں، نے کووِڈ کی صورتحال پر عہدیداروں کی میٹنگیں بلائیں۔ حکمران جماعت نے محسوس کیا کہ گورنر اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہے ہیں۔ یہ تعلقات 2021 میں اس وقت خراب ہو گئے جب گورنر نے پی کوشک ریڈی کو گورنر کے کوٹے کے تحت ریاستی قانون ساز کونسل کا رکن مقرر کرنے کی ریاستی کابینہ کی سفارش کو منظور نہیں کیا۔ اس نے میڈیا کو بتایا تھا کہ چونکہ نامزد کردہ عہدہ سماجی خدمت کے زمرے میں آتا ہے، اس لیے وہ کوشک ریڈی کے سماجی خدمت کے کاموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ ٹی آر ایس حکومت کو بعد میں کوشک ریڈی کو ایم ایل اے کوٹہ کے تحت ریاستی لیجسلیچر کے ایوان بالا میں بھیجنا پڑا۔

جرائم وحادثات

ہارٹ اٹیک سے اموات میں آئے دن اضافہ

اسکول میں ٹیچر پڑھانے کے دوران فوت

حیدرآباد: 5 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ میں دل کا دورہ پڑنے کے ایک اور واقعے میں، ایک شخص جمعہ کو گھر سے باہر نکلنے کے چند لمحوں بعد گر گیا۔ یہ سارا واقعہ سی ٹی وی میں قید ہوگیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں اس شخص کو اپنے گھر کے مین گیٹ کو تالا لگانے کے چند سیکنڈ بعد زمین پر گرتے دیکھا جاسکتا ہے۔ آندھرا پردیش میں پیش آنے والے ایک الگ واقعے میں ایک اسکول ٹیچر بچوں کو پڑھاتے ہوئے دل کا دورہ پڑنے سے دم توڑ گیا۔ پی ویرابابو (45) کی کلاس لینے کے دوران کرسی پر بیٹھے ہوئے موت ہوگئی۔ استاد کے اچانک بے ہوش ہونے پر بچوں نے اسکول کے دیگر اساتذہ کو آگاہ کیا۔ اساتذہ نے 108 ایمبولینس کو فون کیا۔ ایمبولینس میں موجود ہیلتھ کیئر ملازم نے ٹیچر کی نبض چیک کی لیکن وہ پہلے ہی دم توڑ چکا تھا۔ جمعہ کو، گنڈلا پوچمپلی میونسپل حدود میں واقع سی ایم آر انجینئرنگ کالج میں انجینئرنگ کے ایک 18 سالہ طالب علم کی دل کا دورہ پڑنے سے موت ہوگئی۔ متوفی جس کی شناخت سچن کے طور پر ہوئی ہے کیمپس میں راہداری میں چہل قدمی کرتے ہوئے اچانک گر گیا۔ اگرچہ اسے سی ایم آر اسپتال لے جایا گیا لیکن ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ ڈاکٹروں کی طرف سے تصدیق ملنے کے بعد کہ اس کی موت دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی ہے، اس کے والدین، جو چیترا، راجستھان میں رہتے ہیں، کو اطلاع دی گئی۔ بعد ازاں کالج انتظامیہ نے ان کی لاش ان کے حوالے کر دی۔ اس سے قبل بھی اس طرح کے دو اور کیسز سامنے آئے ہیں جن میں نوجوان دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے تھے۔ عادل آباد ضلع میں ایک 19 سالہ لڑکا شادی کی تقریب میں ناچتے ہوئے فوت ہوگیا، اور ایک اور نوجوان بیڈمنٹن کھیلتے ہوئے گر گیا اور کبھی صحت یاب نہیں ہوا۔

پانچ ماہ کے معصوم بچے پر باپ کا وحشیانہ تشدد

دونوں پیر اور ایک ہاتھ فریکچر

گوہاٹی: ریاست آسام کے گوہاٹی میں پانچ مہینے کے ایک بچے کو باپ نے وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ باپ کے تشدد سے شدید زخمی ہونے والا بچہ گوہاٹی میڈیکل کالج میں زیر علاج ہے۔ یہ دل دہلا دینے والا واقعہ شہر کے کاہلی پاڑہ علاقے کی جرنلسٹ کالونی میں پیش آیا۔ بچے پر وحشیانہ تشدد کرنے والا الکیش گوسوامی کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق الکیش گوسوامی نے اپنے پانچ مہینے کے بچے پر تشدد کیا جس کے بعد بچے کے دونوں ٹانگیں اور ایک ہاتھ فیکچر ہوگیا۔ اس واقعہ سے معصوم بچے کی ماں ناواقف تھی، یہ واقعہ جمعرات کو پیش آیا۔ دراصل بچہ جمعرات کی رات بہت زیادہ رو رہا تھا جس کی وجہ سے بچے کے گھر کے اطراف میں رہنے والی ایک خاتون کو کچھ شبہ ہوا اور کچھ لوگ وہاں جمع ہو گئے اور پھر بچے کو گوہاٹی میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا جہاں ڈاکٹر نے بچے کا معائنہ کیا تو انکشاف ہوا کہ بچے کی دونوں ٹانگیں اور ایک ہاتھ فریکچر ہوگیا ہے۔ اس دوران جمعہ کی شام مقامی لوگوں نے بچے کے والد سے پوچھ گچھ کی۔ الکیش گوسوامی نے پوچھ گچھ کے دوران اپنے بچے پر تشدد کرنے کا اعتراف کیا۔ اس کے بعد مقامی لوگوں نے الکیش گوسوامی کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ قابل ذکر ہے کہ الکیش گوسوامی کاہلی پاڑہ میں جرنلسٹ کالونی میں کرایہ کے مکان پے رہتا ہے۔ لیکن یہ بات ابھی سامنے نہیں آئی کہ اس نے اپنے بیٹے پر اس طرح وحشیانہ تشدد کر کے اسے قتل کرنے پر کس نے اکسایا، اس پورے واقعہ کی تحقیقات ابھی جاری ہیں۔

بھدوہی: بزرگ پر جان لیوا حملہ

بھدوہی: 05 مارچ (ذرائع) اتر پردیش کے ضلع بھدوہی کے کوئیرونا علاقے میں نامعلوم بدمعاشوں نے ایک بزرگ پر جان لیوا حملہ کر دیا جسے نازک حالت میں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ درواسی گاؤں میں نامعلوم بدمعاشوں نے بزرگ کا سر کچل کر قتل کی ناکام کوشش کی۔ زخمی بزرگ کو اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں اس کی حالت نازک بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس گاؤں کے رہنے والے راجناتھ (60) مکان کے باہر سو رہے تھے کہ رات میں کچھ بدمعاشوں نے ہتھوڑے و دیگر ہتھیاروں سے اس کے سر پر حملہ کر دیا۔ بزرگ کی چیخ و پکار سن کر اہل خانہ پہنچے تو بدمعاش فرار ہو چکے تھے۔ شبہ کی بنیاد پر دو افراد کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔

گھر میں پٹاخے بناتے وقت دھماکہ، چار افراد شدید زخمی

بہرائچ: 5 مارچ (ایجنسیز) ریاست اتر پردیش کے ضلع بہرائچ کے موتی پور تھانہ علاقے میں اتوار کی صبح ایک گھر میں پٹاخے بناتے وقت دھماکہ ہوگیا۔ جس میں ایک بچے سمیت 4 افراد شدید زخمی ہو گئے۔ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ پورا رام پور دھوبیا بازار تک آواز سنی گئی۔ دھماکے کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال پہنچایا جہاں حالت تشویشناک دیکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے انہیں ڈسٹرکٹ اسپتال ریفر کر دیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی خیری گھاٹ تھانہ انچارج کے علاوہ پولیس علاقائی پولیس اور چوکی انچارج بھی پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے اور واقعہ کا جائزہ لیا۔ خیری گھاٹ اسٹیشن انچارج ستیندر بہادر سنگھ نے بتایا کہ 'واقعہ علاقے کے رام پور بازار کے رہنے والے جمن کے گھر کا ہے۔ جہاں غیر قانونی پٹاخے بنانے کا کاروبار ہوتا تھا۔ اتوار کو جمن کے گھر میں پٹاخے بنائے جارہے تھے۔ اس دوران نامعلوم وجوہات کی بنا پر دھماکہ ہوا۔ جس میں ایک لڑکا اور 3 خواتین شدید زخمی ہوگئیں۔ اس میں سوکا عرف بتولا (70)، بٹی (35) جمن کی بیوی، شبنم (16) بیٹی جمن، شاہد (7) بیٹا سبحان شامل ہیں۔ زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ دھماکے کی وجہ جاننے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ پولیس افسر جئے پرکاش نے بتایا کہ 'پٹاخے بناتے وقت دھماکہ ہوا۔ کیس کی تفتیش کی جارہی ہے۔ زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ مقامی لوگوں نے پوچھ گچھ کے دوران بتایا کہ یہاں کئی سالوں سے پٹاخے بنائے جارہے ہیں۔ سہالگ کے وقت کی وجہ سے پٹاخوں کی مانگ بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ صبح سے ہی پٹاخے بنانا شروع کر دیتے تھے۔

ایران میں طالبات کو زہر دینے کے بدترین واقعات

ایران میں اسکول طالبات کو زہر دینے کے واقعات کے باعث ملک بھر میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے اور تا حال حکومت اس کے ذمے داران کا تعین نہیں کرسکی ہے۔ گزشتہ تین ماہ کے دوران ایران میں سینکڑوں طالبات کو سانس لینے میں تکلیف کی شکایت پر علاج کے لیے مختلف اسپتالوں میں لایا گیا اور بعض بچیوں کو طبیعت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے داخل بھی کیا گیا۔ ان میں سے زیادہ تر واقعات مذہبی طور پر مقدس تصور ہونے والے شہر قم اور جنوبی تہران میں پیش آئے ہیں۔ اتوار کو ایران کی حکومت نے ان واقعات کو لڑکیوں کے اسکول بند کرانے کے لیے کیے گئے حملے قرار دیا ہے۔ ایران کے نیم سرکاری خبر رساں ادارے 'تسنیم' کی رپورٹ کے مطابق منگل کی دوپہر صوبہ تہران کے شہر پردیس میں واقع خیام گرلز اسکول کی متعدد طالبات کو زہر دیا گیا تھا۔ اس رپورٹ کے مطابق ان میں سے 35 طالبات کو اسپتال لے جایا گیا۔ پردیس کے علاوہ قم میں یہ واقعات گزشتہ برس نومبر سے جاری ہیں جن میں سینکڑوں بچیاں متاثر ہو چکی ہیں۔ زہر خورانی کے یہ واقعات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب گزشتہ پانچ ماہ سے ایران میں احتجاجی لہر جاری ہے۔ یہ احتجاجی لہر گزشتہ برس 16 ستمبر کو شروع ہوئی تھی جب 22 سالہ مہسا امینی نامی خاتون ایران کی اخلاقی پولیس گشتِ ارشاد کی تحویل میں ہلاک ہو گئی تھیں۔ ایران کی حکومت کے مطابق اب تک ان مظاہروں میں سینکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں جب کہ ہزاروں مظاہرین کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ایرانی حکومت ان مظاہروں کو 'فسادات' قرار دیتی ہے۔ اتوار کے روز مغربی ایران کے شہر بروجرد کے گرلز اسکول کی طالبات کو بھی زہر خورانی کے واقعے کے بعد اسپتال لایا گیا۔ یہ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران بروجرد میں ہونے والا چوتھا ایسا واقعہ تھا۔ ایران کے پولیس چیف احمد رضا رادان نے منگل کو کہا تھا کہ زہر دینے کے مشتبہ واقعات کی تحقیقات کی جا رہی ہیں جب کہ ایران کی پارلیمنٹ میں بھی یہ مشتبہ حملے زیرِ بحث آئے۔ سرکاری خبر رساں ادارے 'ارنا' کے مطابق اجلاس میں وزیرِ صحت بہرام عین اللہی بھی شریک ہوئے۔ 'ارنا' نے پارلیمنٹ کے اسپیکر باقر قالیباف کے حوالے سے بتایا ہے کہ قم اور بروجرد کے حکام طالبات کو زہر دینے کے واقعات سے نمٹنے کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ پولیس چیف کے مطابق تا حال اس معاملے میں کوئی گرفتاری نہیں ہوئی تاہم پولیس کی ترجیح اس معاملے کی جڑ تک پہنچنا ہے اور جب تک اس بارے میں تفصیلات سامنے نہیں آتیں اس وقت تک یہ طے نہیں کر سکتے کہ یہ معاملہ داخلی ہے یا بین الاقوامی۔ اتوار کو ایران کے نائب وزیرِ صحت یونس پناہی نے کہا تھا کہ قم میں بعض لوگوں نے گرلز اسکول بند کرانے کے لیے طالبات کو زہر دیا ہے۔ خبر رساں ادارے 'ارنا' کے مطابق یونس پناہی کا دعویٰ تھا کہ قم میں اسکول کے طلبہ کو زہر دینے کے واقعات بعض لوگوں کی ان کوششوں کا حصہ ہیں جس کے تحت وہ لڑکیوں کے تعلیمی ادارے بند کرانا چاہتے ہیں۔ البتہ یونس پناہی نے واضح نہیں کیا تھا کہ وہ کون افراد یا گروہ ہیں جو لڑکیوں کی تعلیم روکنے کے لیے طلبہ کو زہر دینے کی کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ نومبر میں ہونے والے ایسے ہی واقعات کے بعد ایران میں ملک گیر سطح پر تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ شہری حقوق کے لیے آواز اٹھانے والے کارکنان ان واقعات کے ذمے داران کا موازنہ افغان طالبان اور بوکو حرام سے کر رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ طلبہ کی زہر خورانی کے بعد قم کے گورنر ہاؤس کے باہر متاثرہ خاندانوں نے احتجاج کیا تھا اور واقعات کے ذمے داروں کے تعین کا مطالبہ کیا تھا۔ اس احتجاج کے اگلے دن حکومتی ترجمان علی بہادری جہرمی نے کہا تھا کہ خفیہ ادارے اور وزارتِ تعلیم زہر خورانی کے اسباب جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گزشتہ ہفتے پراسیکیوٹر جنرل محمد جعفر منتظری نے ان واقعات کی عدالتی تحقیقات حکم دیا تھا۔ قم سے تعلق رکھنے والے قانون ساز احمد امیری فرحانی نے طالبات کو زہر دینے کے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے اسے 'غیر عقلی اقدام' قرار دیا ہے۔ انہوں نے قم کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ لڑکیوں کی تعلیم کی حمایت کریں۔ منگل کو سابق اصلاح پسند نائب صدر معصومہ ابتکار نے ان واقعات کی مذمت کرتے ہوئے حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ خواتین مخالف شدت پسند عناصر کو قابو کیا جائے۔ بین الاقوامی مذہبی آزادیوں کے امریکی کمشن یو ایس سی آئی آر ایف نے ایران کے کم از کم چار شہروں میں اسکولوں کی سینکڑوں طالبات پر زہریلے حملوں پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔ کمشن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک میں سرگرم انتہا پسند مذہبی گروہ لڑکیوں اور خواتین کی تعلیم پر پابندی کے حامی ہیں۔ نومبر سے ایران بھر میں طالبات کو زہر دیے جانے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹس کے مطابق مارچ میں ایک ہی دن میں کم از کم 26 اسکول ان حملوں سے متاثر ہوئے۔ ایرانی حکومت کے عہدے داروں نے ان واقعات کی خصوصی تحقیقات شروع کرتے ہوئے کہا ہے کہ زہر دیے جانے کے واقعات مجرمانہ اور منصوبہ بند کارروائی ہو سکتے ہے۔ یو ایس سی آئی آر ایف کے مطابق ایران میں زہر دیے جانے کے واقعات ایک ایسے ماحول میں ہو رہے ہیں جہاں ایرانی حکام کو ہراساں کرنے، حملہ کرنے، جنسی زیادتی اور تشدد کرنے اور پرامن طریقے سے اپنے مذہب یا عقیدے کی آزادی کے لیے پرامن طریقے سے آواز بلند کرنے والی خواتین کو پھانسی دینے کے معاملے میں استثنیٰ حاصل ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اور ہم خیال حکومتوں کو ایران کی حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہیے کہ وہ زہر دیے جانے کے واقعات کو روکنے کی پوری ذمہ داری قبول کرے اور مجرموں کو بین الاقوامی قانون کے مطابق جوابدہ ٹھہرائے۔ ستمبر 2022 میں جب سے سیکیورٹی فورسز کی حراست میں مہسا امینی کی ہلاکت ہوئی تھی، ایرانی شہری مذہب یا عقیدے کی آزادی پر پابندیوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں، جن میں حجاب کے لازمی قوانین اور دیگر حکومتی پالیسیاں شامل ہیں۔ ایران کی حکومت نے اس کا جواب جبر اور تشدد کی ایک منظم مہم کے ساتھ جواب دیا ہے، جس میں جنسی اور صنفی بنیاد پر تشدد شامل ہے۔ کمشن کا کہنا ہے کہ لڑکیوں پر جاری زہر کے حملوں سے سر میں درد، متلی، کمر میں درد، دل کی دھڑکن کا تیز ہونا، سستی، سینے میں شدید درد اور چلنے پھرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ ایران کی حکومت نے ابتدائی طور پر نومبر 2022 میں زہر دینے کی خبروں کو افواہوں کے طور پر مسترد کر دیا تھا۔ تاہم حالیہ ہفتوں میں ہونے والے واقعات کی سنگینی کو تسلیم کیا۔ سادہ کپڑوں میں ملبوس سیکیورٹی فورسز نے زہر کے خلاف احتجاج کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ یو ایس سی آئی آر ایف کے کمشنر ایرک یولینڈ نے کہا، "لڑکیوں کی تعلیم پر مذہبی بنیادوں پر حملہ، چاہے وہ ایران، افغانستان، یا کسی اور جگہ پر، پوری طرح سے توہین آمیز ہے۔ ایران کی حکومت کو زہر دیے جانے کے ان واقعات کا فوری طور پر سد باب کرنا چاہیے۔ امریکی حکومت کو ان لڑکیوں اور خواتین کے خلاف تشدد پر آنکھیں بند کرنے والے ایرانی اہل کاروں کو مکمل طور پر جوابدہ ٹھہرانا چاہیے جن کے مذہبی عقائد تعلیم کے حصول سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اپنی 2022 کی سالانہ رپورٹ میں، یو ایس سی آئی آر ایف نے سفارش کی کہ امریکی محکمہ خارجہ ایران کو اس کی منظم، جاری، اور مذہبی آزادی کی سنگین خلاف ورزیوں کے لیے ایک خاص تشویش والے ملک کے طور پر دوبارہ نامزد کرے۔ یو ایس کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (یو ایس سی آئی آر ایف) ایک آزاد، دو جماعتی وفاقی حکومت کا ادارہ ہے جسے امریکی کانگریس نے بیرون ملک مذہبی آزادی کی نگرانی، تجزیہ اور رپورٹ کرنے کے لیے قائم کیا ہے۔ یو ایس سی آئی آر ایف امریکی صدر، وزیر خارجہ، اور کانگریس کو سفارشات پیش کرتا ہے جن کا مقصد مذہبی ظلم و جبر کو روکنا اور مذہب اور عقیدے کی آزادی کو فروغ دینا ہے۔ ایران کے صدر ابراہیم رئیسی نے الزام لگایا ہے کہ طالبات کو زہر دینے کے واقعات میں ملک دشمن عناصر ملوث ہیں۔ حالیہ عرصے میں ایران کے کئی علاقوں میں اسکول جانے والی طالبات کو زہریلی گیس یا دھوئیں سے متاثر ہونے کے بعد علاج کے لیے اسپتالوں میں لے جانا پڑا۔ یونیسیف نے جمعرات کو ایران کو پیشکش کی ہے کہ وہ حال ہی میں سکولوں میں پیش آنے والے ان واقعات میں مدد فراہم کر سکتا ہے جن میں مضر صحت دھوئیں سے اسکول کے بچے، خاص طور پر لڑکیاں بیمار ہو رہی ہیں۔ کچھ حکام نے شبہ ظاہر کیا ہے کہ یہ واقعات خواتین کی تعلیم کے خلاف سازش ہو سکتی ہے۔ کچھ طلباء کی حالت اتنی خراب ہو گئی کہ انہیں اسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ بچوں نے شکایت کی کہ وہ سستی محسوس کر رہے ہیں یا حرکت کرنے سے قاصر ہیں جب کہ دوسروں نے کہا ہے کہ ان کے سر میں درد ہے اور دل کی دھڑکن تیز ہے۔ کچھ نے کہا کہ انہیں سنگتروں، کلورین یا صفائی کرنے والے محلول کی بو محسوس ہو رہی تھی۔ ایرانی پارلیمنٹ کے قومی سلامتی کمیشن کے رکن شہریار حیدری نے کہا کہ ملک کے مختلف صوبوں میں تقریباً 900 طلباء بیمار ہو گئے ہیں۔ بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والے اقوام متحدہ کے ایک ادارے نے اپنے ایک ٹوئٹر بیان میں کہا ہے، کہ بچوں اور نوعمر افراد کے لیے اسکول ایک محفوظ پناہ گاہ ہوتی جہاں وہ ایک مددگار ماحول میں بحفاظت تعلیم حاصل کرتے ہیں، لیکن اس طرح کے واقعات بچوں خاص طور پر بچیوں کی تعلیم کی اس بلند شرح پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں، جو حالیہ کئی دہائیوں میں حاصل کی گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یونیسیف ہر قسم کے تعاون کے لیے تیار ہے۔ اقوام متحدہ کا یہ بیان ایرانی صدر ابراہیم رئیسی کے اس بیان کے ایک دن بعد سامنے آیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ نومبر سے لے کر اب تک تقریباً 30 سکولوں میں سینکڑوں لڑکیاں بیمار ہو چکی ہیں جو بہت تشویشناک ہے اور ملک کی وزارت داخلہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صحت اور انٹیلی جنس کی وزارتوں کی مدد کے ساتھ فوری طور پر ان واقعات کی تحقیقات کرے۔ یہ پہلی مرتبہ تھی کہ صدر رئیسی نے اسکول کے بچوں پر دھوئیں کے منفی اثرات اور بیماریوں کے بارے میں عوام سے خطاب کیا۔ اس سے قبل، ایک سینئر سیکیورٹی اہل کار نے اس معاملے کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوئے اسے مسترد کر دیا تھا اور اسے ملک کے نامعلوم دشمنوں کی طرف سے چلائی جانے والی ایک نفسیاتی جنگ قرار دیا تھا۔ نائب وزیر داخلہ ماجد میر احمدی نے سرکاری ٹی وی کو بتایا، اس میں سے 99 فیصد واقعات، اس کشیدگی، افواہوں اور نفسیاتی جنگ کی وجہ سے پیدا ہوئے جو خاص طور پر مخالف ٹی وی چینلز کی طرف سے طلباء اور ان کے والدین کو پریشان کرنے کے لیے پھیلائی گئی تھیں، اور ان کا مقصد تھا کہ مجبور ہو کر سکول بند کر دیے جائیں۔ مہینوں تک اس زہر آلودگی کی نفی کرنے کے بعد، سرکاری خبر رساں ادارے ارنا نے اتوار کو اس حوالے سے متعدد خبریں شائع کیں جن میں حکام نے ایسے واقعات کی حقیقت کو تسلیم کیا۔ ایران کے پراسیکیوٹر جنرل نے تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس بات کے امکانات ہیں کہ جان بوجھ کر یہ مجرمانہ کارروائیاں کی گئی ہوں۔ سرکاری خبر رساں ادارے ارنا نے نائب وزیر صحت کے حوالے سے بتایا کہ نامعلوم لوگ اسکول بند کرانا چاہتے ہیں۔ ایک ایرانی صحافی اور سیاسی تجزیہ کار، حسن اعتمادی نے وی او اے کے فارسی نیونیٹ ورک کو بتایا کہ یہ حیرانی کی بات ہے کہ تین ماہ قبل شروع ہونے والے زہر آلودگی کے واقعات پر ایرانی حکام کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا جس سے اس شبہے کو تقویت ملتی ہے کہ ان حملوں کے پیچھے حکومت کا ہاتھ ہے۔ اعتمادی نے کہا کہ ان حملوں پیچھے ایرانی حکومت کا مقصد پنہاں ہے۔ ہم نے دیکھا کہ کچھ طلباء کے والدین کہہ رہے ہیں کہ وہ اپنی لڑکیوں کو اسکول نہیں بھیجنا چاہتے۔ یہی ایرانی حکومت کا مقصد ہے۔ حکام نے متعدد بار کہا ہے کہ وہ اسکول اور یونیورسٹیاں بند کرنا چاہتے ہیں اور کم از کم کلاسیں آن لائن لگانا چاہتے ہیں۔ سیکیورٹی حکام کا کہنا ہے کہ انہوں نے ابھی تک ان واقعات کے سلسلے میں کسی کو حراست میں نہیں لیا ہے، جب کہ بیمار ہونے والے بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پڑوسی ملک افغانستان کے برعکس، ایران میں کبھی ایسی مذہبی انتہا پسندی نہیں دیکھی گئی جس میں لڑکیوں کی تعلیم کو نشانہ بنایا گیا ہو۔ یہاں تک 1979 کے اسلامی انقلاب کے عروج کے وقت بھی جب ایران کی مغربی حمایت یافتہ بادشاہت کا تختہ الٹ دیا گیا، خواتین اور لڑکیوں نے اسکول جانا جاری رکھا۔ زہر آلودگی کا واقعہ ایران میں ایک ایسے مشکل وقت پر سامنے آیا ہے، جب پچھلے سال ستمبر سے ایک نوجوان خاتون مہسا امینی کی پولیس کی حراست میں موت کے بعد سے ملک گیر مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس 22 سالہ کرد خاتون کو ایرانی حکومت کے خواتین کے لباس سے متعلق سخت ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں اخلاقی پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ حراست کے دوران اس پر مبینہ طور پر تشدد کیا گیا اور حالت بگڑنے پر اسے اسپتال لے جایا گیا جہاں اس کی موت واقع ہو گئی۔ پولیس کسی قسم کے تشدد کی نفی کرتی ہے۔ لیکن عوام اس کی موت پر برہم ہو گئے اور احتجاج شروع کر دیا۔ ان ملک گیر مظاہروں میں سینکڑوں مظاہرین اور کچھ سیکیورٹی اہلکار ہلاک ہو چکے ہیں۔

اس رپورٹ میں کچھ مواد ایسوسی ایٹڈ پریس سے لیا گیا ہے۔

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

عالمی کتاب میلہ ایک تاثر

از: محمد علم اللہ، نئی دہلی

موجودہ سیاست میں پرانی تہذیبی علامات اور فرسودہ روایات کی تجدید والی مہم بے حد دلچسپ ہے۔ پرانے خیالات کو نئے خیالات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے اس پرجوش جذبے کو سلام کرنا چاہیے۔ بی جے پی کے دورِ حکومت میں سیکولرزم، جمہوریت، انصاف، ترقی، قومیت اور سماجی و سیاسی زندگی کے مباحث میں تیز رفتار بدلاؤ آئے ہیں۔ یہاں تک کہ مرکز کی سماجی، معاشی اور تعلیمی اسکیمیں بھی ایسے تہذیبی منظر کی عکاس ہیں جس سے ہندوؤں کے مذہبی اور ثقافتی جذبات کو اکسانے کی بے چینی کا پتہ چلتا ہے تو وہیں اس میں ایک انوکھے سیاسی نظریے کی پرزور وکالت شامل ہے۔

دہلی میں کم از کم گذشتہ دس سال سے پرگتی میدان میں لگنے والے کتاب میلے میں شرکت کا موقع ملتا رہا ہے۔ لیکن اس مرتبہ جو رویہ دیکھنے کو ملا اس سے قبل ایسا ماحول نظر نہیں آتا تھا۔ جگہ جگہ وزیر اعظم نریندر مودی کے بڑے بڑے ہورڈنگس اور بینر لگے ہوئے تھے وہیں ایک خاص نظریہ کو پھیلانے کی دانستہ کوشش کی گئی تھی۔ حالانکہ اس مرتبہ ایسی بھی خبریں تھیں کہ میلہ میں کسی بھی قسم کی مذہبی تبلیغ اور پرچار سے منع کیا گیا تھا اور اسی کا فائدہ اٹھا کر ملے امس ی ایک ہجوم نے "جے شری رام" کے نعرے لگاتے ہوئے ایک عسائی تنظم کے اسٹال پر توڑ پھوڑ بھی کی، اس موقع پر رام چالیسا کا ورد کرنے کے ساتھ ساتھ مفت میں بائبل تقسیم بند کرو، عیسائی بنانا بند کرو جیسے نعرے بھی لگاتے ہوئے لوگوں کو دیکھا گیا۔ یہ تو ایک طرفہ منظر ہوا دوسری جانب ایک خاص کمیونٹی کی جانب سے لوگوں کو یوگا کراتے ہوئے اور خاص کپڑوں میں ملبوس، قشقہ لگائے اور ہاتھوں میں مالا لئے لوگوں کو کھلے عام تبلیغ کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا تھا۔

ہم کسی بھی قسم کی تفریق کے قائل نہیں ہیں، ہمارا آئین ہمیں اس بات کی آزادی دیتا ہے کہ ہر مذہب کے لوگ بلا کسی خوف و خطر کے اپنے پیغامات کی ترسیل اور تبلیغ کر سکتے ہیں، لیکن فی زمانہ دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ ایک مخصوص کمیونٹی خود تو اس کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے لیکن دوسروں کو اس سے روکتا ہے۔ دراصل یہی نظریہ خطرناک ہے اور ملک کے تانے بانے کو یہی چیز کمزور کرتی ہے۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت عوامی زندگی کے ہر شعبے میں عجیب و غریب طرح کی مداخلت کرنے کی مجاز ہے۔ یہاں تک کہ وہ ادارے جنھیں اب تک سیاست اور سیاسی حکمرانوں سے آزاد سمجھا جاتا رہا ہے اب وہ بھی مقید ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرکز کی حکومت پروپیگنڈے کے فلسفے میں یقین رکھتی ہے جس کی سیاست تعلیم، ترقی، غریبی کے خاتمے اور ہر ممکنہ ترقی پسند قدر کے خلاف اور مخالف ہے۔

ٹوپی اور اذکار کا اہتمام کیجیے

ٹوپی پہننا بہت اچھی بات ہے، ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز کی کیفیت بدل جاتی ہے اور نماز میں خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے، یہ سنت طریقہ ہے مگر افسوس کہ ننگے سر نماز پڑھنا آجکل ایک فیشن بن گیا ہے۔ کلام پاک کی تلاوت بھی ادب سے ٹوپی پہنے ہوئے قبلہ رخ بیٹھ کر کرنے میں انسان پر للہیت طاری ہوتی ہے اور تلاوت کی حلاوت ولطف دوبالا ہوجاتا ہے۔ ننگے سر نماز پڑھنا اور تلاوت کرنا اچھا نہیں سمجھا جاتا، سلف صالحین اور بزرگان دین نے اس سے منع فرمایا ہے لہذا ٹوپی پہننے کا اہتمام کرنا چاہئے، یہی وجہ تھی کہ کسی زمانہ میں مساجد میں کوئی ننگے سر نظر نہیں آتا تھا اور اگر کبھی کوئی ایسا شخص نظر آتا تو لوگ حالتِ نماز میں ہی اسکے سر پر بوریئے کی ٹوپی رکھ دیتے تھے۔ بعض حضرات ننگے سر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا درس بھی دیتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے آداب و اصول کے خلاف ہے، پوچھنے پر کہتے ہیں ضروری نہیں ہے!!! اللہ انہیں نیک توفیق اور ہدایت دے۔ ٹوپیاں کالی پیلی ہری زعفرانی رنگ کی بھی دیکھنے میں آتی ہیں مگر ٹوپی سفید ہی شاندار اور باوقار لگتی ہے کہ ہمارے آقا ﷺ کا پسندیدہ لباس سفید ہی تھا۔ مختلف رنگ کی ٹوپیوں سے مسلمانوں کے فرقوں میں بٹ جانے کا بھی گمان ہوتا ہے اسلئے مسلمانوں کی اکثریت سفید ٹوپی پہننا ہی پسند کرتی ہے۔ بعض حضرات بالخصوص نوجوان اکثر فرض نماز کے بعد اللہ کے ذکر کا اہتمام اور سنت نماز پڑھے بغیر ہی فوری بے صبری کے ساتھ مسجد سے نکل جاتے ہیں، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ فرض کے بعد ذکر و اذکار، آیت الکرسی اور پھر سنت نمازیں پڑھنا چاہئے اسکی بہت فضیلت ہے اور احادیث شریف میں بڑی تاکید کی گئی ہے، اسکا اہتمام کرنے سے خیر و برکت ہوتی ہے۔ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے، انسان کو قلبی سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے لہذا سنت نمازوں اور ٹوپی پہننے کا اہتمام ضرور کیجیے۔

از: زکریا سلطان۔ دبئی، متحدہ عرب امارات

ڈراپ آؤٹ کی شرح مسلمانوں میں سب سے زیادہ، آئی او ایس نے جاری کیا تفصیلی ڈیٹا

طلبہ کو تعلیمی میدان میں پیش آنے والی دشواریوں کے سدباب کی تدابیر کرنا وقت کا اہم تقاضہ، آئی او ایس کے کانفرنس ہال میں جائزہ اجلاس

نئی دہلی 5 مارچ 2023 (پریس ریلیز) انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نے ڈراپ آؤٹ پر ایک تحقیقی دستاویز کتابی شکل میں شائع کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ درمیان میں تعلیم چھوڑنے والے مسلمان بچوں کی تعداد کتنی ہے، وجہ کیا ہے اور کیوں ڈراپ آؤٹ کی شرح مسلمانوں میں زیادہ ہے۔ تحقیق اور ریسرچ کا یہ کام محترمہ روبینہ تبسم نے انجام دیا ہے۔ 4 مارچ کو شام میں آئی او ایس کے کانفرنس ہال میں یہ ڈیٹا ریلیز کیا گیا جس کا عنوان ہے ایئر بک 2022 (موجودہ تناظر میں مسلمان ڈراپ آؤٹ کی شرح کا تحقیقی جائزہ)۔ اس موقع پر تفصیل سے گفتگو کرتے ہوئے معروف دانشور پروفیسر امیتابھ کنڈو نے کہا کہ ڈراپ آؤٹ کا جائزہ پیش کرکے انسٹیٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نے ایک اہم کارنامہ انجام دیا ہے کیونکہ یہ بہت اہم موضوع ہے۔ ڈراپ آؤٹ ایک ایسا مسئلہ ہے جو مشکل سے بھرا ہوا ہے اور اس پر آسانی سے ریسرچ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روبینہ تبسم نے بہترین ڈاٹا پیش کیا ہے جو بہت کام آئے گا۔ مجھے اچھا لگا کہ ڈاکٹر منظور عالم ان مسائل پر توجہ دے رہے ہیں جس کی طرف عام لوگوں کا ذہن نہیں جاتا ہے جبکہ وہ بہت اہم ہوتے ہیں۔ یہ ڈیٹا بتاتا ہے کہ مسلم کمیونٹی کو حصول تعلیم میں کیا دقتیں آرہی ہیں، کہاں پریشانی ہے، کس وجہ سے بچے تعلیم بیچ میں چھوڑ دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ ڈراپ آوئٹ کی شرح مسلمانوں کی ہے اور مسلمانوں میں لڑکیوں کی شرح زیادہ ہے۔ 11 سال کی عمر سے ہی ڈراپ آوٹ کی شرح شروع جاتی ہے۔ جن لوگوں نے کبھی اسکول میں داخلہ نہیں لیا ان کو ڈراپ آوئٹ نہیں مانا جائے گا۔ مسلم لڑکیوں اور ہندو لڑکیوں کے ڈراپ آوئٹ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سرکار مانتی ہے کہ جس نے آٹھویں اور دسویں میں اپنی مرضی سے تعلیم چھوڑ دیا اس کو ڈراپ آوٹ نہیں مانا جائے گا لیکن میری نظر میں وہ بھی ڈراپ آوٹ ہے۔ جامعہ ہمدرد کے وائس چانسلر پروفیسر افشار عالم نے آئی او ایس کے اس کام کو غیر معمولی بتاتے ہوئے اسے وقت کی ضرورت بتایا اور کہا کہ اس ڈیٹا کے سامنے آنے کے بعد مسلمانوں کی تعلیمی صورت حال کا جائزہ لینے میں اب بہت آسانی ہوگی۔ معروف عالم دین مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے آن لائن خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نے ہمیشہ ان مسائل پر تحقیقی دستاویز اور ڈیٹا شائع کیا ہے جس سے امت مسلمہ کیلئے پالیسی بنانے میں مدد ملتی ہے۔ یہ کارنامہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کیلئے ڈاکٹر منظور عالم اور آئی او ایس کے سبھی ذمہ داران مبارکباد کے حقدار ہیں۔ اعظم کیمپس یونیورسیٹی پونے کے چانسلر ڈاکٹر پی اے انعام دار نے کہا کہ مسلمانوں میں تعلیم کی شرح پہلے سے بہت بڑھی ہے لیکن ڈراپ آوٹ کی شرح بھی مسلمانوں میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے، آئی او ایس کی جانب سے یہ ڈاٹا شائع ہوجانے کے بعد اب ڈراپ آوٹ کا جائزہ لینے اور اس کے روک تھام کیلئے اقدامات کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ ایک غیر معمولی کوشش ہے اور اس طرح کے بنیادی مسائل پر عموما ہماری توجہ نہیں جاتی ہے۔ ڈاکٹر فرقان قمر نے عدم شرکت کی بنیاد پر اپنا پیغام بھیجا جسے پڑھ کر سنایا گیا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر تبسم شیخ، پروفیسر نصرین مجیب، ڈاکٹر ورگیش کنجاپی، پروفیسر محمد میاں، ڈاکٹر این راجا حسین، ڈاکٹر جون دیال، پروفیسر شعیب عبد اللہ اور محترمہ ناز خیر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آئی او ایس کے وائس چیرمین پروفیسر افضل وانی نے اپنے خطاب میں تحقیقی دستاویز تیار کرنے پر روبینہ تبسم کو مبارکباد پیش کیا اور کہا کہ آئی او ایس کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ ایسے مسائل پر توجہ دی جائے جو امت مسلمہ کی تعلیمی ترقی کا سبب بن سکے اور ایشوز کا احاطہ کیا جائے تو تعلیم کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ نظامت کا فریضہ پروفیسر حسینہ حاشیہ نے انجام دیا، قبل ازیں مولانا اطہر حسین ندوی کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا۔

مدرسہ فیض القرآن فتح اللہ پور کے جلسہ دستار بندی کو کامیاب بنانے کی اپیل

کاماریڈی: 5 مارچ (پریس نوٹ) مدرسہ عربیہ فیض القرآن فتح اللہ پور کے ذمہ داران حافظ محمد عبدالرحیم، حافظ معین اکبر، محمد کبیر الدین اور سید یوسف صاحب پر مشتمل ایک وفد کاماریڈی ضلعی دفتر جمعیۃ علماء کاماریڈی پہنچ کر جمعیۃ علماء کے صدر حافظ محمد فہیم الدین منیری و دیگر ذمہ داران سے ملاقات کی اور منعقدہ اجلاس مطابق 11 مارچ 2023ء بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب بمقام مدرسہ عربیہ فیض القرآن ٹرسٹ فتح اللہ پور منڈل بچکندہ ضلع کاماریڈی کی کامیابی کے لیے دعاؤں کی درخواست کی، اس موقع سے محترم مولانا مفتی عمران خان قاسمی صاحب صدر سٹی جمعیۃ علماء نے فتح اللہ پور میں منعقدہ سالانہ جلسہ و دستار بندی کو کامیاب بنانے کی اپیل کرتے ہوئے تفصیلات سے واقف کروایا کہ 5 طلباء حفظ قرآن مجید مکمل کرنے کی سعادت حاصل کریں گے نیز ممتاز عالم دین حضرت مولانا پی ایم مزمل صاحب رشادی والاجاہی دامت برکاتہم بنگلور کا خصوصی خطاب ہوگا، جبکہ جلسہ کی صدارت خادم ملت حضرت حافظ محمد فہیم الدین منیری صاحب دامت برکاتہم نائب صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا فرمائیں گے، جبکہ مدعوئین خصوصی استاذ الاساتذہ مفسر قرآن حضرت مولانا شیخ ایوب صاحب اشاعتی پاٹن بوری دامت برکاتہم و محترم حافظ محمد لئیق خان صاحب صدر جمعیۃ العلماء ضلع نظام آباد، محترم مولانا مفتی شیخ جابر احمد اشاعتی صاحب بودھن مدظلہ کے علاوہ علاقہ کے علماء وحفاظ شرکت فرمائیں گے۔ واضح رہے کہ خواتین کے لئے پردہ کا معقول انتظام بھی رہے گا، نیز جلسہ کے تمام ہی شرکاء کے لئے طعام کا نظم بھی رہے گا۔

کھیل کی خبریں

ٹینس اسٹار ثانیہ مرزا نے اپنے کیریئر کو وہیں ختم کیا جہاں سے ان کی شروعات ہوئی تھی

لال بہادر اسٹیڈیم میں منعقدہ آخری میاچ میں جذباتی مناظر، ملک بھر سے کھلاڑیوں اور وزراء کی شرکت

حیدرآباد: 5 مارچ (عصر حاضر نیوز) ”خوشی کے آنسو“ کے ساتھ، ہندوستانی ٹینس لیجنڈ ثانیہ مرزا نے اتوار کے روز ایک کھلاڑی کے طور پر اپنے کھیل کا سفر وہیں پر ختم کیا جہاں سے یہ سب شروع ہوا تھا۔ روہن بوپنا، یوراج سنگھ اور ان کے 'بہترین دوست بیتھانی میٹیک سینڈز کے نمائشی میچوں میں کھیل کر، ثانیہ نے آخر کار لال بہادر ٹینس اسٹیڈیم میں اپنے شاندار کیریئر کو الوداع کہہ دیا، وہ مقام جہاں اس نے تقریباً دو دہائیاں قبل ایک تاریخی میچ میں ڈبلیو ٹی اے سنگلز ٹائٹل کی فتح کے ساتھ بڑے اسٹیج پر اپنی آمد کا اشارہ دیا تھا۔ نمائشی کھیلوں کو مرکزی وزیر قانون کرن رجیجو اور ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان محمد اظہر الدین سمیت ممتاز شخصیات نے دیکھا۔ 36 سالہ ثانیہ کو سرخ رنگ کی کار میں جلسہ گاہ پر پہنچنے پر شائقین نے خوش آمدید کہا جس میں اہم شخصیات بھی شامل تھیں۔ اپنی الوداعی تقریر کرتے ہوئے جذباتی ہوگئیں ثانیہ نے کہا کہ ان کے لیے سب سے بڑا اعزاز 20 سال تک ملک کے لیے کھیلنا ہے۔ اس موقع پر، چھ بار گرینڈ سلیم جیتنے والی (تین خواتین کے ڈبلز میں اور زیادہ سے زیادہ مکسڈ ڈبلز میں) نے دو مکسڈ ڈبلز نمائشی میچز کھیلے اور ان دونوں میں کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے میچ سے قبل بات کرتے ہوئے کہا کہ ”میں آپ سب کے سامنے اپنا آخری میچ کھیلنے کے لیے بہت پرجوش ہوں“۔ رجیجو، جو پہلے مرکزی وزیر کھیل رہ چکے ہیں، تلنگانہ کے وزیر کے ٹی راماراؤ، اظہر الدین اور یوراج پنڈال میں موجود مہمانوں میں شامل تھے۔ کے ٹی آر نے ٹویٹ کرکے کہا کہ ثانیہ مرزا کا سفر شاندار رہے۔ یہ فخر کی بات ہے کہ اس نے 20 سال قبل رکاوٹوں کو عبور کیا اور غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔ وہ واقعی ہندوستان کے نوجوانوں کے لیے ایک تحریک ہے۔ ان کے والدین کو بھی مبارک ہو۔ سابق مرکزی وزیر کھیل کرن رجیجو نے کہا کہ ”میں ثانیہ مرزا کے الوداعی میچ کے لیے حیدرآباد آیا ہوں۔ مجھے بہت سارے لوگوں کو ان کے لیے آتے دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔ ثانیہ مرزا نہ صرف ہندوستانی ٹینس کے لئے بلکہ ہندوستانی کھیلوں کے لئے بھی ایک پریرتا ہیں۔ بھارتی ٹینس اسٹار ثانیہ مرزا نے پروفیشنل ٹینس سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد آج وہ اپنے آبائی شہر حیدرآباد کے لال بہادر اسٹیڈیم میں الوداعی میاچ کھیلا ہے۔ ثانیہ مرزا چھ مرتبہ گرینڈ سلیم جیت چکی ہیں۔ ثانیہ مرزا اور روہن بوپنا طویل عرصے تک ایک ساتھ کھیل چکے ہیں۔ ریو اولمپکس 2016 کے مکسڈ ڈبلز میں دونوں کی جوڑی چوتھے نمبر پر تھی۔ دونوں کی جوڑی سال کے آغاز میں آسٹریلین اوپن کے فائنل میں پہنچی تھی جس میں انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ثانیہ نے اپنے کیریئر میں 44 ڈبلیو ٹی اے چیمپئن شپ (43 ڈبلز اور ایک سنگلز میں) جیتیں۔ وہ خواتین کے ڈبلز ڈبلیو ٹی اے رینکنگ میں عالمی نمبر 1 بھی رہی ہیں۔ ثانیہ مرزا کے الوداعی میچ میں بالی ووڈ اور ٹالی ووڈ کے ستاروں سمیت کئی دیگر ستاروں کی شرکت متوقع ہے۔ ٹینس اسٹار ثانیہ کی شادی پاکستانی کرکٹر شعیب ملک سے ہوئی ہے۔ ان کا ایک بیٹا اذہان بھی ہے۔ ثانیہ ڈبلیو پی ایل 2023 کے پہلے سیزن میں رائل چیلنجرز بنگلور کی مینٹور رہیں۔

ہندوستان کے دورے پر پچیں خراب ہی رہی ہیں: مارک ٹیلر

اندور، 04 مارچ (ذرائع) آسٹریلیا کے سابق کپتان مارک ٹیلر کا خیال ہے کہ ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان جاری بارڈر-گاوسکر ٹرافی 2023 کے اب تک کے مقابلے خراب پچوں پر کھیلے گئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلے گئے تیسرے ٹیسٹ کے لیے استعمال ہونے والی اندور کی پچ کو انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے 'خراب قرار دیا تھا۔ اس سے قبل، ناگپور اور دہلی میں کھیلے گئے ٹیسٹ میچوں میں استعمال ہونے والی پچوں کو بھی آئی سی سی نے 'اوسط زمرے میں رکھا تھا۔ سڈنی مارننگ ہیرالڈ نے ٹیلر کے حوالے سے کہا،" میں (اندور کی پچ پر) آئی سی سی کے فیصلے سے اتفاق کرتا ہوں۔ میرے خیال میں اس سیریز میں پچ خراب رہی ہیں، اور اندور کی پچ تینوں میں سے سب سے خراب تھی۔ مجھے نہیں لگتا کہ پہلے دن کسی پچ گیند اتنی ٹرن ہونی چاہیے۔" ناگپور اور دہلی ٹیسٹ کی طرح اندور ٹیسٹ بھی تین دن میں ختم ہوگیا، حالانکہ اس بار مہمان ٹیم جیت گئی۔ ہولکر اسٹیڈیم کی پچ پر پہلے ہی سیشن سے گیند ضرورت سے زیادہ ٹرن ہوئی، جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آسٹریلیا نے ہندوستان کو پہلی اننگز میں 109 رنز پر ڈھیر کر دیا۔ اس کے بعد آسٹریلیا نے پہلی اننگز میں 88 رنز کی برتری حاصل کی جو ہندوستان کی شکست کی بڑی وجہ بنی۔ ٹیلر نے کہا،" اگر میچ چوتھے یا پانچویں دن تک چلتا ہے، تو آپ سمجھ سکتے ہیں، لیکن پہلے دن سے گیند کو ٹرن نہیں ہونا چاہیے، یہ صرف خراب تیاری کا نتیجہ ہے۔ میرے خیال میں اندور کی پچ بہت خراب تھی۔ اور اسے اسی طرح کی درجہ بندی ملنی چاہیے۔" تاہم ہندوستانی لیجنڈ سنیل گواسکر نے اندور کی پچ پر آئی سی سی کے تبصرے سے اتفاق نہیں کیا۔ گواسکر نے یاد دلایا کہ دسمبر 2022 میں آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے درمیان گابا ٹیسٹ صرف دو دن میں ختم ہوگیا تھا، اس کے باوجود پچ کو آئی سی سی نے صرف اوسط سے کم کے زمرے میں رکھا تھا۔ ٹیلر نے گابا پچ کے بارے میں کہا کہ گابا میں کیوریٹر نے پچ پر تھوڑی زیادہ گھاس چھوڑی تھی، لیکن اس سے کسی بھی ٹیم کو زیادہ مدد نہیں ملی۔

ایرانی کپ: جیسوال کے دم پر ریسٹ آف انڈیا کامیاب

گوالیار، 05 مارچ (یو این آئی) نوجوان باصلاحیت بلے باز یشسوی جیسوال کی شاندار بلے بازی کی بدولت ریسٹ آف انڈیا نے مدھیہ پردیش کو 238 رنز سے شکست دے کر ایرانی کپ جیت لیا۔ ریسٹ آف انڈیا نے مدھیہ پردیش کے سامنے 437 رنز کا ہدف دیا جس کے جواب میں مدھیہ پردیش 198 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ پہلی اننگز میں 213 رنز بنانے والے جیسوال نے دوسری اننگز میں بھی 144 رنز بنائے۔ ہندوستان کے بقیہ بلے باز جہاں کچھ بڑا نہیں کر سکے وہیں جیسوال کی سنچری نے ٹیم کو 246 رنز تک پہنچا دیا۔ مدھیہ پردیش نے میچ کے آخری دن 81/2 سے شروع کیا۔ مدھیہ پردیش کو جیت کے لیے 356 رنز درکار تھے جو تقریباً ناممکن تھا اور دن کے اوائل میں کپتان ہمانشو منتری کے آؤٹ ہونے سے ان کی مشکلات بڑھ گئیں۔ ہمانشو نے 81 گیندوں پر آٹھ چوکوں کی مدد سے 51 رنز بنائے اور چوتھے دن کے اسکور میں ایک رن کا اضافہ کیے بغیر پویلین لوٹ گئے۔ اس کے بعد ہوم ٹیم کی وکٹوں کے گرنے کا سلسلہ شروع ہوا اور یہ 198 رنز پر سمٹ گئی۔ ہمانشو کے آؤٹ ہونے کے بعد فاسٹ بولر مکیش کمار نے پہلی اننگز کے سنچری یش دوبے کو بولڈ کیا۔ گوالیار سے آنے والے امن سولنکی نے 45 گیندوں پر چھ چوکوں کی مدد سے 31 رنز بنا کر کچھ دیر کے لیے اپنے ہوم گراؤنڈ کو روشن کیا۔ انہوں نے ہرش گوولی کے ساتھ پانچویں وکٹ کے لیے 49 رنز کی شراکت داری کی۔ اتیتھ سیٹھ نے سولنکی کو آؤٹ کرکے شراکت ختم کی۔ سولنکی مدھیہ پردیش کے آخری بلے باز تھے اور اس کے بعد لنچ سے پہلے ٹیم دس منٹ پہلے سمٹ گئی۔ بائیں ہاتھ کے اسپنر سوربھ کمار (3/60) اور آف اسپنر پلکت نارنگ (2/27) نے آخری چار وکٹیں لے کر ہندوستانی گھریلو سیزن کے آخری ٹورنامنٹ کا خاتمہ کر دیا۔

ASR-E-HAZIR
باخبر، پُراثر، نقیبِ فِکر و نظر
عصرِ حاضر روزنامہ ای پیپر
احوالِ وطن / افکارِ عالم
6/مارچ 2023ء بہ روزِ پیر

ممبئی میں ہولی اور شب برأت کے موقع پر فرقہ پرست عناصر شر انگیزی سے باز رہیں: کمشنر

قبرستانوں، خانقاہوں اور درگاہوں پر سخت حفاظتی انتظامات، مسلم نوجوان شب بیداری کریں لیکن قانون شکنی اور خرافات سے گریز کریں

ممبئی 4 مارچ (عصر حاضر نیوز) ممبئی میں شب برات اور ہولی پر ممبئی پولیس نے ضروری احکامات جاری کئے ہیں۔ شب برات پر قبرستان خانقاہوں اور درگاہوں پر سخت حفاظتی انتظامات کا بھی دعوی کیا ہے ہولی اور شب برات کی ایک ساتھ آمد کے سبب پولیس کو ضروری ہدایات جاری کی گئی ہیں ساتھ ہی ہولی کے دوران خواتین کے ساتھ چھیڑ خانی جبرا رنگ اڑانے وغبارے پھینکنا بھی ممنوعہ ہے اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے یا کسی کو جبرا رنگ لگاتا ہے یا غبارے پھینکتا ہے تو اس پر سخت کارروائی ہوگی فرقہ پرست عناصر پر پولیس نظر رکھ رہی ہے اور اگر کوئی ممبئی شہر کا نظم ونسق خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس سے ممبئی پولیس سختی سے نمٹنے گی اور کسی بھی شر پسند عناصر کو بخشا نہیں جائیگا یہ انتباہ یہاں جہاں کا انصاف نامی ویب سائٹ سے خاص ملاقات میں ممبئی پولیس کمشنر وویک پھنسلکر نے ہولی اور شب برات پر سخت حفاظتی انتظامات کے دعوی کے ساتھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی کے شہریوں کو قانون کی پاسداری کرنا لازمی ہے۔ مسلم نوجوانوں سے وویک پھنسلکر نے اپیل کی ہے کہ وہ شب برات پر شب بیداری ضرور کریں کیونکہ یہ بڑی شب ہے اس میں عبادت وریاضت اور اپنی عزیز واقارب کو یاد کیا جاتا ہے ان کی قبروں پر حاضری دی جاتی ہے ان کیلئے دعا کی جاتی ہے ایسی صورتحال میں وہ خرافات رش ڈرائیونگ قانون شکنی سے گریز کریں قبرستانوں میں اس شب کافی بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے اور پارکنگ کا ایک بہت بڑا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اس لئے پولیس نے اس پر خاص توجہ دی ہے قبرستانوں کے اطراف پارکنگ ممنوعہ ہے اس کے ساتھ ہی پارکنگ کیلئے علیحدہ انتظامات بھی کئے گئے ہیں قبرستان یا درگاہوں یا خانقاہوں پر حاضری دینے کیلئے زائرین کاریں اور گاڑیاں استعمال کرنے کے بجائے عوامی ٹرانسپورٹ ٹیکسی یا دیگر ذرائع کا استعمال کریں اس سے ٹریفک کا مسئلہ بہت حد تک ختم ہوجائیگا انہوں نے کہا کہ ممبئی شہر میں پارکنگ کا مسئلہ اس لئے بھی زیادہ ہے کیونکہ اگر کسی نے اپنی کار پارکنگ کی تو عبادت وریاضت کے گھنٹوں بعد وہ مسجد اور درگاہوں سے باہر آتے ہیں ایسے میں یہ کاروں کے سبب ٹریفک ہونا فطری ہے مسلمانوں سے پولیس کمشنر نے اپیل کی ہے کہ شب برات میں کہیں بھی گاڑی پارکنگ سے گریز کریں بلکہ جہاں پارکنگ کا نظم کیا گیا ہے وہیں پارکنگ کی جائے اگر ایسا نہیں کیا گیا تو پولیس کارروائی کریگی انہوں نے مسلم نوجوانوں سے درخواست کی ہے کہ یہ شب برات عبادت وریاضت کی رات ہے اسکی کافی اہمیت وفضیلت ہے اس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اس لئے نوجوان اس رات میں خرافات سے اجتناب کریں اس کے ساتھ ہی والدین سے بھی نوجوانوں پر توجہ دینے کی اپیل کی ہے۔

چھتیس گڑھ کے کونڈاگاؤں میں چھ لوگوں کا اغوا، ایک ہلاک، پانچ بحفاظت واپس

کونڈاگاؤں، 05 مارچ (ذرائع) چھتیس گڑھ کے کونڈاگاؤں ضلع کے پنگارپال تھانہ علاقے کے تحت گاؤں تمڑیوال سے نکسلیوں نے چھ گاؤں والوں کو اغوا کرلیا۔ ان میں سے ایک کو قتل کر دیا گیا جبکہ چار کو نکسلیوں نے چھوڑ دیا اور ایک ان کے چنگل سے فرار میں کامیاب رہا۔ گاؤں والوں کی اطلاع پر پولیس نے نعش قبضے میں لے کر معاملے کی تفتیش شروع کر دی۔ پولیس ذرائع کے مطابق کل تمڑی گاؤں کے ایک محلے میں گاؤں والے دیوی کے کام میں مصروف تھے کہ اسی دوران شام کے وقت 5 سے 6 نامعلوم افراد آئے اور وہاں سے 6 افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ شام تک 4 لوگوں کو چھوڑ دیا۔ اسی دوران دو افراد کو ان کے قبضے میں رکھا گیا جن میں سے ایک شخص کسی طرح ان کے چنگل سے بچ نکلنے میں کامیاب رہا۔ دوسری جانب ایک شخص کو قتل کرنے کے بعد مقتول کی لاش گاؤں کے سابق سرپنچ کے گھر کے نزدیک چھوڑ دی گئی۔

بیٹیوں سے بدسلوکی پر والد گرفتار

سعودی عرب میں بیٹیوں سے بدسلوکی پر والد کو گرفتار کرلیا گیا۔ اتوار کو ریاض پولیس نے انکشاف کیا کہ اس نے ان لڑکیوں کے ساتھ بدسلوکی کے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں جنہیں ان کے والد نے مارا پیٹا، حراست میں رکھا اور بدسلوکی کا نشانہ بنایا۔ فیملی پروٹیکشن آفس نے لڑکیوں کے ساتھ ملکر ان کو تحفظ فراہم کرنے میں کردار ادا کیا۔" جنرل سیکیورٹی" کی طرف سے جاری بیان میں پولیس نے کہا کہ مقدمہ اس وقت شروع کیا گیا جب لڑکیوں نے ایک بصری مواد شائع کیا اور بتایا کہ انہیں مار پیٹ اور حراست میں لے کر ناروا سلوک کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ پولیس نے کارروائی شروع کی اور والد کو گرفتار کرلیا اور قانونی کارروائی کے بعد اسے پبلک پراسیکیوشن کے حوالے کر دیا۔ خیال رہے گھریلو تشدد کے تحفظ اور تحفظ کے لیے جنرل ڈیپارٹمنٹ کے مطابق بدسلوکی میں گھریلو تشدد اور دیگر اقدامات شامل ہیں۔ بدسلوکی میں کسی فرد کا اپنے خاندان سے تعلق رکھنے والے کسی دوسرے فرد کی بنیادی ضروریات کی فراہمی میں اپنے فرائض یا ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے انکار یا ناکامی بھی شامل ہے۔ گھریلو تشدد کی رپورٹیں مملکت کی سطح پر بدسلوکی اور تشدد کی رپورٹس حاصل کرنے کے لیے ایک خصوصی مرکز کے ذریعے موصول ہوتی ہیں۔

رکاوٹیں کامیابی کے لیے عظیم محرک اور تجربات کی تجدید کا موقع ہیں، امریکہ میں اکیڈمک ایکسیلنس ایوارڈ جیتنے والی سعودی طالبہ کا انٹرویو

ریاض: 5/مارچ (ذرائع) سعودی طالبہ نے سکالرشپ کی مدت کے دوران اپنی صلاحیتوں اور امتیازات کو پروان چڑھایا اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فلوریڈا ٹیک یونیورسٹی میں اکیڈمک ایکسیلنس ایوارڈ جیت لیا۔ یہ وہ ایوارڈ ہے جو ہر سال ایسے شاندار اور فعال طلبہ کو دیا جاتا ہے جنہوں نے تعلیمی اور سماجی خدمات انجام دی ہوتی ہیں۔ سعودی طالبہ نے اپنی پڑھائی کے دوران نئے سعودی طلبہ کے لیے ایک تحقیقی رہنما کے طور پر عربی میں ایک دستاویز تیار کی تھی۔ "العربیہ ڈاٹ نیٹ" کے ساتھ اپنے انٹرویو میں سعودی طالبہ "امیرہ السلمی" نے بتایا کہ میں نے فلوریڈا ٹیک یونیورسٹی میں ایکسی لینس ایوارڈ جیتا۔ یہ ایوارڈ ہر سال سکریننگ اور نامزدگی کے بعد مختلف شعبوں میں یونیورسٹی کے ممتاز طلبہ کو دیا جاتا ہے۔ ایوارڈ ان کی تعلیمی کامیابیوں اور دیگر اہم عوامل کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ ان عوامل میں رضا کارانہ، کمیونٹی اور ثقافتی سرگرمیاں شامل ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ایوارڈ حاصل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ میں اس ایوارڈ کے تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ یہ تقاضے تعلیمی کامیابیوں کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی میں کمیونٹی اور ثقافتی سرگرمیوں میں موثر شراکت پر مبنی ہے۔ میں نے سعودی کلب کی تمام ایسی سرگرمیوں میں کام کیا جو ہمارے وطن عزیز کی ثقافت کی عکاسی کرتی ہیں۔ اس کی وجہ سے مجھے یونیورسٹی کے ملازمین اور طلبہ میں پذیرائی ملی۔ امیرہ السلمی نے بتایا کہ انہوں نے بہت سے سرگرمیوں کا انعقاد کیا۔ ان سرگرمیوں میں نئے طلبہ سے واقفیت کے لیے ملاقات، سعودی طلباء کے لیے معاون دستاویزات کی تیاری، عربی زبان کا عالمی دن منانا، سعودی قومی دن منانا، یوم تاسیس منانا، سعودی فارغ التحصیل طلبہ کا اعزاز کرنا، 2022 کے ورلڈ کپ میں ارجنٹائن کے خلاف سعودی قومی ٹیم کی تاریخی فتح کا جشن منانا، عرب ٹائیگر انیشیٹو، نیوم اقدام اور دیگر اقدامات شامل ہیں۔ طلبہ کی مدد کرنے والی سرگرمیاں اس کے علاوہ تھیں۔ ایوارڈ جیتنے اور فتح کے جذبات کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے امیرہ السلمی نے کہا میں یقیناً بہت خوش ہوں اور میں اللہ کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے یہ کامیابی عطا کی۔ یہ ایوارڈ مجھے مزید ایسی کامیابیوں کے ساتھ آگے بڑھنے کی تحریک دیتا ہے۔ السلمی نے مزید کہا کہ میری نظر میں رکاوٹیں کامیابی کے لیے ایک عظیم ترغیب ہیں اور تجربات کی تجدید کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ رکاوٹیں ادراک کے افق کو وسعت دینے اور حل تلاش کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ سب سے زیادہ۔ مجھے جن نمایاں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا وہ سماجی اور ثقافتی سرگرمیوں میں تعلیمی کامیابیوں پر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش تھی۔ اس کے لیے مجھے کافی وقت اور بہت زیادہ محنت درکار ہوتی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ میں ابہا شہر کی کنگ خالد یونیورسٹی میں بطور لیکچرر کام کرتی ہوں۔ میں نے ام القریٰ یونیورسٹی سے 2015 میں کمپیوٹر سائنس میں بیچلر کی ڈگری امتیازی اور فرسٹ کلاس آنرز کے ساتھ حاصل کی۔ 2017 میں کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی سے تعلیم کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے امیرہ السلمی نے کہا میں نے 2020 میں فلوریڈا ٹیک یونیورسٹی سے کمپیوٹر سائنس میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی اور اس وقت فلوریڈا ٹیک یونیورسٹی میں کمپیوٹر سائنس میں پی ایچ ڈی کی تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ میں تعلیمی سال 2022 کے لیے سعودی کلب کی صدر بھی ہوں۔ اپنے انٹرویو کے اختتام میں انہوں نے کہا میں اپنی تمام نسلوں اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک باعزت اور شاندار رول ماڈل بننا چاہوں گی۔

امریکہ نے فلسطینی گاؤں کو مٹا دینے کا بیان دینے والے اسرائیلی وزیر کا بائیکاٹ کر دیا

واشنگٹن: 5/مارچ (ذرائع) ہفتے کے روز اسرائیلی چینل 12 نے رپورٹ کیا ہے کہ واشنگٹن نے اسرائیلی وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ کے فلسطینی گاؤں "حوارہ" کو مٹانے کے متعلق ان کے انتہاپسندانہ بیانات کے بعد ان کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ یہ قدم واشنگٹن کی جانب سے بدھ کے روز انتہائی دائیں بازو کے وزیر کے بیانات پر تنقید کے بعد سامنے آیا ہے۔ سموٹریچ نے اپنے بیان میں حوارہ کو مٹا ڈالنے کا مطالبہ کیا تھا۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نیڈ پرائس نے صحافیوں کو بتایا کہ سموٹریچ کے ریمارکس گھناؤنے، غیر ذمہ دارانہ اور نفرت انگیز تھے۔ انہوں نے اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو اور دیگر اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ وزیر کے ریمارکس کی عوامی سطح پر مذمت کریں۔ نیتن یاہو کے دائیں بازو کے اتحاد میں ایک انتہائی قوم پرست سموٹریچ نے یہ ریمارکس بدھ کو مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی آباد کاروں کے تشدد کے درمیان منعقد ایک کانفرنس میں کہے تھے۔ اس ہفتے کے شروع میں فلسطینی گاؤں حوارہ پر آباد کاروں کے حملے کے بارے میں پوچھے جانے پر سموٹریچ نے کہا تھا میرے خیال میں حوارہ کو مکمل طور پر ختم کر دینا چاہیے، میرے خیال میں اسرائیل کو ایسا کرنا چاہیے۔ ایک روز قبل منگل کو ایک اسرائیلی جنرل نے حوارہ پر آباد کاروں کے حملے کو قتل عام قرار دیا تھا۔ اسرائیلی پولیس نے حوارہ گاؤں میں ہونے والے حملے میں ملوث ہونے کے شبہ میں 10 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ آباد کاروں کے اس حملے میں ایک فلسطینی شہید ہوگیا تھا۔

قومی دارالحکومت دہلی میں خواتین کے عالمی دن کے موقع پر وجے چوک سے میگا واکتھون

نئی دہلی: صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزارت نے خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اتوار کو قومی دارالحکومت میں کرتویہ پتھ پر وجے چوک سے ایک میگا واکتھون پروگرام 'واک فار ہیلتھ کا انعقاد کیا، جس میں خواتین اور نوجوانوں نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی، صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزارت نے بتایا کہ جسمانی اور ذہنی صحت کو فروغ دینے کے لیے اس طرح کی ریلیاں ملک بھر میں منعقد کی گئی ہیں۔ رکزی وزارت نے بتایا کہ جسمانی اور ذہنی صحت اور ماحول دوست ٹرانسپورٹ کو فروغ دینے کے لیے ملک بھر کے ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں ایک سائیکلنگ پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا۔ 'سوستھ مہیلا سوستھ بھارت کے تحت سائکلوتھون نام کا ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس سائیکلتھون میں عوام کو شرکت کے لیے راغب کرنے کے لیے ضلعی صحت انتظامیہ نے تمام انتظامات کیے ہیں۔ ضلع ہیڈ کوارٹر میں سائیکلنگ پروگرام کی تکمیل کے لیے، جسمانی فٹنس اور تندرستی کو فروغ دینے کے لیے دہلی میں ایک اور پروگرام 'واک فار ہیلتھ ※ کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔ پروگرام وجے چوک سے کرتویہ پتھ سے شروع ہو کر انڈیا گیٹ سے ہوتا ہوا نرمان بھون پہنچا۔ وزارت کے سینئر افسران، ڈاکٹروں، نرسوں اور مرکزی سرکاری اسپتالوں یعنی صفدر جنگ اسپتال، رام منوہر لوہیا (آر ایم ایل) اسپتال اور لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج کے عملے نے بھی واکتھون میں حصہ لیا۔ اس تقریب میں 500 سے زائد افراد نے شرکت کی۔

بھیڑیے کے چنگل سے دو سالہ بیٹے کو آزاد کرانے ماں نے لگائی ایک کلومیٹر کی دوڑ، معصوم پھر بھی نہ بچ سکا

بستر: 5/مارچ (عصر حاضر نیوز) چھتیس گڑھ کے بستر ضلع میں ایک دیہاتی عورت اپنے 2 سالہ بچے کو بچانے کے لیے بھیڑیے سے بھڑ گئی لیکن پھر بھی اس واقعے میں بچے کی جان نہیں بچائی جاسکی۔ حالانکہ ہر کوئی اس دیہاتی عورت کی بہادری کی مثال پیش کر رہا ہے۔ دراصل جگدل پور شہر سے تقریباً 60 کلومیٹر دور نینار گاؤں کے پٹیل پارہ میں جمعہ کی شام گھر کے صحن میں کھیل رہے 2 سالہ معصوم بچے ایشور کو ایک بھیڑیا اٹھا کر لے گیا۔ جب اس کی ماں نے بھیڑیے کو دیکھا تو وہ اپنے بچے کو بچانے کے لیے تقریباً ایک کلومیٹر تک اس کے پیچھے دوڑی۔ آخر کار ماں نے بھیڑیے سے لڑ کر بچے کو بچا لیا تاہم خون میں لت پت بچہ اسپتال لے جاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ اس حادثے کے بعد پورے گاؤں میں غم کا ماحول ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ کچھ دنوں سے گاؤں والوں کو آس پاس کے علاقوں میں بھیڑیا نظر آرہا تھا۔ اس سے پہلے بھی ایک بھیڑیے کے گاؤں والوں پر حملہ کرنے کی اطلاع ملی تھی۔ کوڈنار پولیس اسٹیشن انچارج سنتوش سنگھ نے واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ یہ واقعہ جمعہ کی شام تقریباً 6 بجے پیش آیا۔ بھیڑیا 2 سالہ بچے ایشور کو منہ میں دبا کر بھاگ گیا تھا۔ ماں کی بھیڑیے پر نظر پڑی تو وہ اپنے بچے کو بچانے کے لیے تقریباً ایک کلومیٹر تک اس کے پیچھے بھاگی اور گھنے جنگل میں بھیڑیے سے مقابلہ کیا۔ اس دوران بھیڑیے نے خاتون پر حملہ بھی کر دیا لیکن خاتون نے بھیڑیے کو پتھر اور لاٹھی سے مار کر بھگا دیا۔ تلاش کرنے پر بچہ مل گیا اور اس کے بعد خاتون اس کے علاج کے لئے گاؤں پہنچی۔ وہ گاؤں والوں کی مدد سے اپنے بچے کو نزدیکی ہیلتھ سینٹر لے گئی لیکن انہوں نے اسے شدید زخمی حالت میں ڈمراپال اسپتال کے لئے ریفر کر دیا۔ وہاں پہنچنے سے پہلے ہی بچے کی موت ہوگئی۔ اس واقعہ کے بعد سے گاؤں والوں میں دہشت کا ماحول ہے اور انہوں نے محکمہ جنگلات سے گہار لگائی ہے کہ انہیں بھیڑیے کے خوف سے نجات دلائی جائے۔

بچوں کو اسلام کی بنیادی تعلیمات سے واقف کروانا والدین کی ذمہ داری

مفتی محمد شاداب تقی قاسمی کریم نگری

والدین کی بہت ساری ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کو اسلام کی بنیادی تعلیمات سے واقف کروانے کی فکر کرنا ہے، بچوں کو اچھے کھانے کھلانے اور اچھا لباس پہنانے سے زیادہ اس بات کی فکر اور کوشش ہونی چاہئے کہ عمر کے ابتدائی حصہ میں ہی بچوں کی ذہن و دل میں دین کی تعلیمات کو اس طرح راسخ کر دیا جائے کہ وہ چاہے کتنی بھی بڑی ڈگری حاصل کرلے اور دنیا کے کسی بھی کونے میں چلا جائے اس کا عقیدۂ توحید متزلزل نہ ہو، خاتم النبین ﷺ کی نبوت ورسالت میں ذرہ برابر شک نہ ہو اور نماز جیسی عظیم عبادت کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو، ذیل میں انہی چند باتوں کی جانب توجہ دلانا مقصود ہے جو کہ ابتداء میں ہی ہر بچہ کے دل میں بٹھانا والدین کا اہم ترین فریضہ ہے۔

عقیدۂ توحید کو ذہن میں بٹھائیں:

والدین کو چاہیے کہ جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے اس کو کلمہ یاد دلائیں، زندگی کے ابتدائی مرحلہ میں ہی بچہ کے ذہن میں یہ بڑھا دیا جائے کہ ہمارا اور ساری دنیا کا خالق و مالک اللہ رب العزت ہیں، اسی کے اشارہ پر یہ دنیا کا سارا نظام چل رہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ لاالہ الا اللہ یعنی توحید سکھلاؤ اورموت کے وقت بھی لاالہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ (شعب الایمان: ۸۶۴۹) والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو سب سے پہلے توحید کی تعلیم دیں، بچوں کی شروع سے ہی ایسی اسلامی تربیت کریں کہ وہ زندگی کی آخری سانس تک موحد رہیں، وہ دنیا کی چاہے کتنی بھی بڑی ڈگری حاصل کرلیں لیکن ان کا عقیدۂ توحید زندگی کے کسی موڑ پر نہ لڑکھڑائے۔ بچوں کے ذہن میں اس بات کو راسخ کردیں کہ ہم لوگ نماز اور دعا وغیرہ میں جس کو پکارتے ہیں وہ اللہ رب العزت کی ذات ہے،، اس جیسی کوئی ذات نہیں، اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کسی کو اس کے کام میں دخل اندازی کرنے کی مجال نہیں، ساری کائنات کا نفع ونقصان، موت وحیات، بیماری وشفا، اسی کے ہاتھ میں ہے۔

نبی ﷺ اور اہل بیت سے محبت سکھائیں:

ابتدا ہی سے بچوں کے ذہن میں پیارے نبی ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کے اہل بیت کی محبت کو پیوست کیا جائے، نیز حضرات صحابہؓ کرام سے بھی الفت پیدا کی جائے، اس لئے کہ ایمان کے کامل ہونے اور عقیدہ کے مضبوط ہونے کے لئے رسول اللہ ﷺ اور تمام صحابہ سے سچی محبت ضروری ہے، رسول اللہ سے محبت دنیا کی تمام چیزوں یہاں تک کہ اپنی جان سے بھی زیادہ ہونی چاہیے، اس لئے کہ خود رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اس کے والد سے، اس کی اولاد سے اور تمام لوگوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری: ۱۴) اور اولاد کو محبت رسول کی تعلیم دینے کا حکم بھی آقا ﷺ ہی نے دیا، چناں چہ ارشاد گرامی ہے: اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی عادت ڈالو، اپنے نبی کی محبت، ان کے اہل بیت کی محبت اور قرآن کریم کی تلاوت۔ (الجامع الصغیر: ۳۱۰)

قرآن کریم کی تعلیم سے آراستہ کریں:

والدین کی ذمہ داری ہے کہ تربیت اولاد میں اس بات کو بھی ملحوظ رکھیں کہ جیسے بچہ ہوش سنبھالنے لگے اس کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کا اہتمام کیا جائے، اس لئے کہ قرآن کریم ہی سرچشمۂ ہدایت ہے، اس کے ذریعہ سے اولاد کے دل و دماغ میں اللہ رب العزت کے کلام کی عظمت اور اس کا تقدس بیٹھتا ہے اور رب کی حقیقی پہچان ہوتی ہے، اولاد کو قرآنی تعلیم سے روشناس کروانا یہ اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اہم اصول ہے، تعلیم کی بنیاد قرآن کریم ہے نا کہ دیگر علوم، دیگر علوم سے بھی آراستہ کیا جائے لیکن اول نمبر پر قرآن کریم کو رکھا جائے، ابتداء میں قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جائے پھر اگر خدا نے توفیق بخشی تو حفظ قرآن کی دولت سے بھی مالامال کرسکتے ہیں، جو والدین اپنی اولاد کو قرآنی تعلیم سے روشناس کرتے ہیں ان کے لئے رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا تو روز قیامت اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی تمہارے دنیا کے گھروں میں چمکنے والے سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی، تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اس کے مطابق عمل کیا ہو۔ (مشکوۃ: ۲۱۳۹)

نماز کی تاکید کریں:

والدین سب سے پہلے نماز کا اہتمام کریں اور اپنی اولاد کو بھی نماز کا حکم دیتے رہیں، اس لیے کہ اگر آپ نماز کے پابند ہوں گے تو اس کے لئے آپ کو اپنی اولاد پر زیادہ محنت کرنے کی ضرورت نہیں وہ خود اگر لڑکا ہے تو والد کو دیکھ کر وہ مسجد کو آیا جایا کرے گا اور لڑکی گھر میں ماں کو نماز پڑھتا دیکھ کر وہ خود بھی نماز کا اہتمام کرنے والی بنے گی۔ سبرہ بن معبد جہنیؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بچے سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو، اور جب دس سال کے ہوجائیں تو اس (کے ترک) پر انہیں مارو۔ (ابوداؤد: ۴۹۴) خود رسول اکرم ﷺ کو خدا تعالیٰ نے حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ: اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم کیجیے اور خود بھی اس کے پابند رہیے۔ (طہ: ۱۳۲) قرآن کریم میں ایک مقام پر حضرت اسماعیلؑ کے خصوصی اوصاف میں ایک یہ بھی بیان کیا گیا کہ وہ اپنے اہل وعیال کو نماز کا وزکوۃ کا حکم دیتے تھے۔ (مریم: ۵۵) قرآن مجید میں جہاں حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہیں آپؑ کی اس دعا کو بھی جو کہ آپ علیہ السلام نے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے نماز کی پابندی پر قائم رہنے کے دعا مانگی تھی اس کو بھی باضابطہ بیان کیا گیا ہے، چناں چہ فرمایا: یارب! مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی (ایسے لوگ پیدا فرمایے جو نماز قائم کریں) اے ہمارے پروردگار! اور میری دعا قبول فرمالیجیے۔ (ابراہیم: ۴۰) ان ساری آیات وحادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم خود بھی نماز کی پابندی کرنے والے بنیں اور اپنی اولاد کو بھی اس کا عادی بنائیں اور رب کے حضور اس پر مداومت کی دعا بھی مانگتے رہیں۔

دینی تعلیم کا حلقہ لگائیں:

بچوں کے اندر دینی شعور بیدار کرنے کے لئے عصر بعد یا مغرب بعد حلقہ لگائیں، جس میں بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کی فکر کریں، قرآن کریم کی چند آیتیں یاد دلادیں، یا کم از کم قرآن کے آخر کی چھوٹی چھوٹی سورتیں جو عام طور پر نماز میں پڑھی جاتی ہیں ان کو یاد کروائیں، ان میں جن آیات کا ترجمہ یا مختصر، مستند تفسیر اگر ہوسکے تو وہ بھی پڑھ کر سنادیں، ایک حدیث ہی سہی لیکن روزانہ کی بنیاد پر اس کو ذہن نشین کروائیں، اس کی تھوڑی تشریح بھی کردیں فضائل اعمال جیسی کتابوں سے، عملی رہنمائی کے طور پر روز مرہ کی مسنون دعائیں، نماز کا طریقہ، جنازہ کی نماز، دعاء قنوت وغیرہ یاد دلائیں، سیرت رسول ﷺ سے آگہی کے لئے خاص طور کر حضور ﷺ کے بچپن کے واقعات آپ ﷺ کی امانت داری ومعصومیت کا تذکرہ کیا جائے اور اگر ہوسکے تو سیرت کی کوئی مختصر جامع کتاب کا روزانہ ایک صفحہ یا ایک باب پڑھا جائے، اس سے انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا اور بچوں کی دینی تربیت بھی ہوتی رہے گی۔

مسنون دعائیں یاد کرائیں:

رسول اکرم ﷺ کی ہر دعا اپنے اندر غیر معمولی اثر رکھتی ہے، اس کو پڑھنے سے انسان بہت ساری آفتوں اور مصیبتوں سے بچا رہتا ہے اور چوں کہ حدیث میں بھی دعا کو مومن کا ہتھیار بتلایا گیا ہے، اس لئے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ پہلے خود بھی مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں اور اولاد کو بھی بچپن سے ہی ان دعاؤں کا عادی بنائیں، مثلاً کھانا اس وقت تک کھانے نہ دیں جب تک کہ دعا نہ پڑھی جائے، اسی طرح سوتے وقت، جاگتے وقت، بیت الخلاء جاتے وقت، بیت الخلاء سے نکلتے وقت، گھر سے باہر جاتے ہوئے اور گھر میں داخل ہوتے وقت جن دعاؤں کا اہتمام رسول رحمت ﷺ فرمایا کرتے تھے ان کو بھی اس کی تلقین کریں اور اس کی اہمیت سے واقف کرائیں، کوئی بھی کام بغیر دعا کے اہتمام کے شروع کرنے نہ دیں۔

اختصار کے پیش نظر چند چیزوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس کے علاوہ جو باتیں بھی اسلامی تعلمات کا حصہ ہیں وہ تمام سے بچوں کو روشناس کرانے کی فکر کرنا والدین کی بنیادی اور اہم ذمہ داری ہے۔

کند ذہن بچوں کی تعلیم ایک مسئلہ

از: محمد شاہنواز عالم قاسمی جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

ہر ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا بچہ پڑھ لکھ کر قابل بن جائے؛ مگر کیا ہر بچہ ماں باپ کی خواہش پر پورا اترتا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہے، بعض بچے تو ذرا سی توجہ سے اچھے اچھے نتائج حاصل کرلیتے ہیں؛ مگر کچھ بچے ایسے بھی ہوتے ہیں جو اچھے اسکول میں پڑھنے اور ٹیوشن حاصل کرنے کے باوجود بھی پڑھنے لکھنے میں پیچھے رہ جاتے ہیں، ایسے بچوں پر اگر خصوصی توجہ دی جائے تو وہ دوسرے ذہین بچوں کی طرح بہتر نتائج حاصل کرسکتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا یہ گیا ہے کہ کند ذہن بچوں پر خصوصی توجہ دینے کے بجائے، اُن کے والدین یا اُن کے اساتذہ اُنھیں مختلف قسم کے القاب سے نوازتے رہتے ہیں، مثلاً یہ بچہ تو لاپرواہ ہے، نہ جانے اُس کا دھیان ہر وقت کدھر رہتا ہے، ویسے تو یہ خوب تر ہے، دوسروں کی شکایتیں بھی خوب کرتا ہے، کھیل کود میں بھی کسی سے پیچھے نہیں، لڑتا بھڑتا بھی رہتا ہے؛ مگر پڑھائی کے وقت نہ جانے اُسے کیا ہوجاتا ہے۔

کبھی ماں اپنے دیگر رشتے داروں یا بچے کے دوستوں کے سامنے یہ فقرے بھی دہراتی نظر آتی ہے کہ اُس نے ہماری ناک کٹوادی ہے، اب اگر تم فیل ہوگئے تو یاد رکھنا میں تمھیں آنٹی کے ہاں لے کر نہیں جاؤں گی، دیکھو شرم کرو، تمھارا فلاں دوست کتنے اچھے نمبر لے کر پاس ہوا ہے اور ایک تم ہو، نکمّے، نکور، آخر تم کو کب عقل آئے گی وغیرہ وغیرہ۔

ایسی باتیں کرنے والے اساتذہ یا والدین کا شاید یہ خیال ہوتا ہے کہ اس طرح ڈانٹ ڈپٹ سے اُن کا بچہ کچھ اثر لے گا اور پڑھائی کی طرف دھیان دے گا؛ مگر یہ سب ان کی خام خیالی ہے، اِن باتوں کا تو بچے کی شخصیت پر منفی اثر ہی پڑتا ہے۔ وہ جذباتی اور عدم تحفظ کا شکار ہوجاتا ہے، اس کے اندر منفی صلاحیتیں مختلف پہلوؤں سے اجاگر ہونا شروع ہوجاتی ہیں وہ تنہائی پسند ہوجاتا ہے اس میں چڑچڑا پن پیدا ہوجاتا ہے۔ اکثر ایسے بچوں کو ایسے الفاظ دہراتے ہوئے پایا گیا کہ "ہاں ہاں! میں بُرا ہوں، اللہ کرے، میں مرجاؤں۔"

اگر آپ کے بچے میں مذکورہ بالا خصلتیں پائی جاتی ہیں تو آپ اپنے بچے کو قصوروار مت ٹھہرائیں، اس کی اِس کیفیت میں عقلی شعور کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ تمام سوچ اور کوششوں کے باوجود کچھ نہیں کرپاتا جو آپ کی خواہش ہے، ایسے بچے میں سیکھنے کی عدم صلاحیت قدرتی طور پر رکاوٹ بنتی ہے اور جو چیز بچے میں قدرتی طور پر کم پائی جاتی ہو اس کا نعم البدل مختلف طریقوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۱۹۶۳/ میں نیویارک میں بچوں کے والدین کا ایک اجلاس ہوا جس میں "آموزشی دشواریاں" کی اصطلاح سامنے آئی جس کا تعلق ان بچوں سے تھا جن کی ذہنی استعداد تھی تو عام بچوں کی طرح؛ مگر ان کو اپنا سبق یاد کرنے میں عارضی ومعمولی دشواری محسوس ہوتی تھی۔

بچوں میں پائی جانے والی آموزشی دشواریوں کی چند اقسام یہ ہیں: (۱) یاد کرنے میں دشواری (۲) سمجھنے میں دشواری (۳) املا لکھنے میں دشواری (۴) ازخود کسی تعلیمی مسئلے کو حل کرنے میں دشواری (۵) بار بار پڑھنے یا کتاب لے کر بیٹھنے کے باوجود صحیح طریقے پر نہ سمجھنے میں دشواری۔

اگر یہ علامتیں بہ ظاہر ایک صحت منداور نارمل بچے میں پائی جائیں تو ایسے والدین کو چاہیے کہ ان بچوں کے ساتھ اپنے رویہ میں مندرجہ ذیل احتیاط برتیں:

(۱) ایسے بچوں کا کسی دوسرے بچے سے موازنہ نہ کریں۔

(۲) بچے کو ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ نہ کریں۔

(۳) ان کے بارے میں طنزیہ یا نفرت کا لہجہ اختیار نہ کریں اور خاص طور پر اُن کی شخصیت کو ہرگز نظر انداز نہ کریں۔

تھوڑی سی توجہ سے آپ کا وہ بچہ جسے آپ کند ذہن سمجھتے ہیں، دوسرے بچوں کی طرح اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرسکتا ہے: لہٰذا آپ کو چاہیے کہ آپ وقت ضائع کیے بغیر اسے کسی اچھے ماہر نفسیّات کو دکھائیں اور دین دار تجربہ کار بزرگ یا عالم و مفتی سے مشورہ کریں؛ تاکہ مناسب تشخیص کے بعد بچے میں موجود آموزش کی دشواریوں کو خصوصی تراکیب کی مدد سے اگر ختم نہیں تو کم کیا جاسکے اور آپ کا بچہ بھی تعلیمی مراحل بھرپور طریقے سے طے کرے۔ یاد رکھیے! ایسا بچہ جس کا ذکر ہم اوپر کرچکے ہیں خصوصی توجہ کا طالب ہوتا ہے، اگر آپ مصروف ہیں تو مصروفیات ترک کر کے اس کو خصوصی توجہ دیں یہ آپ کا دینی اور معاشرتی فریضہ ہے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ بچہ کے کند ذہن ہونے کی کوئی دوسری وجہ نہیں ہوتی؛ بلکہ گھر کے افراد لاڈ پیار میں اس کم عمر کو کچھ نہ کچھ ہر وقت کھلاتے رہتے ہیں، بزرگوں نے لکھا ہے کہ کم عمر بچہ زیادہ کھائے تو اس کا حافظہ خراب ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔ ہم لوگ ڈانٹ ڈپٹ تو کرلیتے ہیں اسے غذا یا مرغوب چیزیں دینے میں تناسب کا خیال نہیں رکھتے، حالانکہ ذرا سی اپنے نظام کی تبدیلی سے ساری شکایت دور ہوسکتی تھی؛ مگر اِس کی خاطر خواہ مخواہ اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کا چکر لگانے میں اپنا نظام درست نہیں کرتے۔

کند ذہن بچوں کی تعلیم جو بچہ کند ذہن اور کمزور دماغ کا ہو اس کا علاج علم ہے، عقل پر لگے ہوئے زنگ کو علم ہی دور کرتا ہے، اس کی تعلیم کی طرف سے ہرگز غفلت نہ برتی جائے؛ بلکہ کوشش کر کے حکمتِ عملی سے کام لے کر اُس کو اس میں لگا دے۔ اِس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے سامنے مختلف قسم کی چیزیں پیش کرے، ان کے متعلق سوالات کر کے اس کی خوبیاں اور کمزوریاں بیان کرے، تھوڑا سبق دے اور اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرادے اور جب تک پختہ نہ ہوجائے آگے نہ بڑھائے۔ اس میں اتنی بات ضرور ہے کہ تعلیم دینے والے کو محنت اور دماغ پاشی زیادہ کرنی پڑے گی اور وہ ایک سیر علم سکھائے گا تو پاؤ بھر جتنا فائدہ ہوگا؛ لیکن ہوگا ضرور اور ایسی امید بھی کی جاسکتی ہے کہ آگے چل کر اس کا دماغ کھل جائے اور وہ ایک ذہین بچہ بن جائے۔ بچوں کی حالتیں وقتاً فوقتاً بدلتی رہتی ہیں، ممکن ہے کہ جو بچہ بچپن میں کند ذہن ہو وہ آگے چل کر بے حد ذہین بن جائے اور ذہین بچہ ایک دم کند ذہن بن جائے لہٰذا ناامید ہو کر بچے کی تعلیم کو موقوف نہیں کرنا چاہیے۔

کیریئر کونسلنگ

نوعمری Adolescence کے دور میں بچوں کے سامنے ایک اہم چیلنج کیریر کے انتخاب کا چیلنج ہوتا ہے۔اسکول میں تو مضامین وغیرہ سے متعلق فیصلے اسکول ہی کرتا ہے۔لیکن کالج میں جانے سے پہلے طالب علم کو خود فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ کن مضامین میں اپنی تعلیم جاری رکھے گا اور بالآخر اپنی عملی زندگی کے لئے کیا پیشہ اختیار کرے گا؟ بڑھتی ہوئی مسابقت کی وجہ سے اب یہ فیصلے اسکولی تعلیم کے آخری مرحلہ یعنی ساتویں یا آٹھوین جماعت میں ہی کرنا پڑتا ہے تاکہ متعلق کورس میں داخلہ کے لئے ضروری تیاری کی جاسکے۔والدین اور اساتذہ اس فیصلہ میں بچوں کی مدد کرتے ہیں لیکن اصلاً یہ فیصلہ بچوں کو خود ہی کرنا پڑتا ہے۔اوران کو یہ فیصلہ اس وقت کرنا ہوتا ہے جب انہیں خود کیریر کے مختلف متبادلات Choices اور پیشوں کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہوتیں۔ یہ فیصلہ طالب علم کی زندگی میں بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔اسی پر اس کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے۔ ایک صحیح کیریر چوائس طالب علم کے لئے ترقی کے دروازے کھول دیتا ہے تو ایک غلط چوائس اچھے خاصے ذہین طالب علم کی زندگی برباد کرکے رکھ سکتا ہے۔ پہلے کیریر کے چوائس محدود تھے۔ ذہین طلبہ میڈیکل اور انجنیر نگ کو ترجیح دیتے تھے۔ اس میں داخلہ نہ ملے تو آرٹس یا سائنس کی تعلیم حاصل کرکے تدریس یا اکاونٹس، کلرک وغیرہ کے پیشوں سے لوگ وابستہ ہوجاتے تھے۔ اب ایسا نہیں ہے۔اب کیریر کے بے شمار مواقع دستیاب ہیں اور ہر میدان میں ترقی اور اعلی مدارج کے مواقع دستیاب ہیں۔اس لئے یہ بہت ضروری ہوگیا ہے کہ طالب علم کی درست رہنمائی کی جائے اور صحیح کیریر کے انتخاب میں اس کی مدد کی جائے۔

کیریئر کونسلنگ کی اہمیت:

کیریئر کونسلنگ کے ذریعہ اسکولی بچوں کی صحیح رہنمائی کی جاتی ہے اور کالج کی تعلیم کے سلسلہ میں مناسب مضامین کے انتخاب میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ بچے، اپنے بچپن میں جن تجربات سے گذرتے ہیں، ان کے نتیجہ میں، وقتی جذبات کی بنیاد پر ان کی پسند اور ناپسند متعین ہوجاتی ہے۔ بہت سے لڑکے مشینوں اور گاڑیوں سے متاثر ہوتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ انجنیر بنیں گے۔کسی کو فائر انجن سے متعلق عملہ کی بہادری اور ایڈونچر متاثر کرتا ہے تو وہ فائر فائٹر بننا چاہتا ہے۔کسی نے جنگلی جانوروں سے متعلق فلمیں یا کارٹون دیکھ رکھے ہیں تو وہ ماہر حیاتیات Zoologist بننا چاہتا ہے۔کسی بچہ کے گھر پر اپنے خاندان کے کسی فرد کا گہرا اثر ہوتا ہے اور وہ اس کا پیشہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔"میں بڑا ہو کر یہ بنوں گا"، یہ تقریباً ہر بچہ کہتا ہے اور ایسے بیانیوں کے ذریعہ اپنی پسند ظاہر کرتا ہے۔لیکن ان بیانیوں کی پشت پر کوئی سوچی سمجھی، اور گہری خواہش یا آرزو نہیں ہوتی بلکہ مخصوص مشاہدات و تاثرات کی بنیاد پر تشکیل پانے والا وقتی داعیہ ہوتا ہے۔ان بیانیوں سے بچے کے حقیقی شوق یا صلاحیت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ بہت سے بچے اپنے والدین کے دباؤ میں کیریر کا انتخاب کرتے ہیں۔ والدین اپنی پامال خواہشوں کی بچوں کے ذریعہ تکمیل چاہتے ہیں۔ یا پھر ایسے پیشوں سے بچوں کو وابستہ کرنا چاہتے ہیں جن میں زیادہ مالی فائدہ ہے یا جن سے سماج نے زیادہ عزت وابستہ کررکھی ہے۔ یہ سب کیریر کے انتخاب کے نہایت غلط طریقے ہیں۔ اور اکثر نوجوانوں کے ناکام کیریرز میں ایسے غلط طریقوں سے کئے جانے والے انتخاب کا بڑا رول ہوتا ہے۔

کیریئر گائیڈنس کیسے مددگار ثابت ہوتا ہے؟

کیریئر کونسلرس کے پاس کچھ سائنٹفک طریقے ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ بچے کے اندرونی تضادات اور الجھنوں Conflicts and Confusions کو دور کرتا ہے اور وہ ساری معلومات فراہم کرتا ہے جن کی روشنی میں بچہ خود اس قابل ہوجاتا ہے کہ وہ صحیح اور غلط کے درمیان تفریق کرے اور اپنے لیے کوئی حتمی فیصلہ کرسکے۔ جب ہم کوئی کام دل سے پسند کرتے ہیں تو پھر وہ کتنا بھی مشکل کام ہو یا اس کی انجام دہی میں کتنی ہی رکاوٹیں درپیش ہوں، وہ کر گزرتے ہیں۔ یہی بات کونسلر بچوں کے ذہین نشین کراتا ہے۔کونسلر اپنے سوالات اور اپنے سائنسی طریقہ کے ذریعہ بچہ کے لاشعور کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کی حقیقی خواہش اور حقیقی مقصد تک پہنچنے میں اس کی مدد کرتا ہے۔

کیریر کے انتخاب میں درج ذیل عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ ایک اچھا کونسلر ان سب عوامل سے متعلق ضروری معلومات اکھٹا کرتا ہے اور اس کو بنیاد بنا کر کیریر سے متعلق مناسب فیصلہ تک پہنچنے میں طالب علم کی مدد کرتا ہے۔

حقیقی دلچسپی Core Interest

طالب علم کی اصل دلچسپی وہ ہے جو ابتدائے عمر سے اس کے ذہن پر حاوی ہے اور جس کے تعلق سے یہ امکان ہے کہ باقی زندگی میں بھی وہی اس کی دلچسپی کا میدان رہے گا۔ بچے جو کچھ بولتے ہیں، اس سے ان کی حقیقی دلچسپی کا اظہار نہیں ہوپاتا۔ آج صبح انہوں نے ٹی وی پر کسی کو خلائی مشن پر جاتے دیکھا تو کہنے لگیں گے کہ ان کو خلا باز بننا ہے۔ لیکن یہ ان کا حقیقی انٹرسٹ نہیں ہے۔ یہ وقتی تاثر کی وجہ سے ہے، کل ختم ہوجائے گا۔ ورلڈ کپ چل رہا ہو تو ہر بچہ کرکٹر بننا چاہے گا۔ ورلڈ کپ ختم ہوتے ہی یہ شوق ختم ہوجائے گا۔اس لئے بچوں کا حقیقی اور پائیدار انٹرسٹ معلوم کرنے کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ آپ ان سے پوچھ لیں اور ان کے جواب کو ان کا انٹرسٹ مان لیں۔اس کے لئے گہرے سائنسی تجزیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

خاندانی اثرات Family Influences

بچوں کے لاشعور کو بنانے میں ان کے خاندانی پس منظر کا بہت اہم رول ہوتا ہے۔اپنے والد اور دیگر قریبی لوگوں کو جو کچھ وہ کرتے ہوئے بچپن سے دیکھتے ہیں، اس سے اُس کام کا شوق اور اس کی بنیادی صلاحیت، ان کا لاشعور بچپن سے ہی پیدا کرنا شروع کردیتا ہے۔اس لئے اچھے تاجروں کے بچے اچھے تاجر ہوتے ہیں۔جن خاندانوں میں علمی ذوق پایا جاتا ہے وہاں بچوں میں بچپن سے ہی پڑھنے لکھنے کا شوق پیدا ہوجاتا ہے۔اس لئے کونسلر خاندانی پس منظر بھی معلوم کرتا ہے۔

لیاقت Aptitude

کسی کام کو انجام دینے کی قدرتی صلاحیت کو لیاقت کہتے ہیں۔ بچپن کے تجربات، ذہن کی فطری ساخت اور دیگر عوامل کی وجہ سے بچہ کے اندر ابتداہی سے خاص لیاقتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔کسی بچہ کا ذہن مشینی ہوتا ہے تو کسی کا تخلیقی، کوئی خوش مزاج اور ملنسار ہوتا ہے تو کوئی سنجیدہ اور گہرا مفکر ہوتا ہے۔ان فطری لیاقتوں کا لحاظ کرتے ہوئے کونسلر مناسب کیریر کا انتخاب کرنے میں مدد کرتا ہے۔

شخصیت Personality

بچہ کی شخصیت اور اس کی شخصی خصوصیات بھی کیریر کے چوائس میں اہمیت رکھتی ہے۔ بعض پیشوں کے لئے مخصوص جسمانی صلاحیتیں بھی درکار ہوتی ہیں۔ان کے علاوہ مزاج، رہن سہن سے متعلق خصوصیات، ذہانت کی سطح، جذبات وغیرہ یہ سب عوامل کیریر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

کیریر کونسلنگ کا طریقہ

کونسلنگ کا طریقہ یہ ہے کہ کونسلر طالب علم سے انفرادی ملاقات کرتا ہے اور گروپ سیشن میں اسے شریک کراتا ہے۔عام طور پر ایک اچھے کونسلنگ سیشن میں بچوں کو مختلف کیریر متبادلات Career Choices اور ان کی خصوصیات اور تفصیلات سے واقف کرایا جاتا ہے۔گروپ سیشن میں بچوں کو بہت سارے سوالنامے اور ورک شیٹ دیئے جاتے ہیں۔ بچے جو جوابات لکھتے ہیں اُن کے ذریعہ انکی صلاحیت، دلچسپی، لیاقت اور رجحان کا پتا چلتا ہے۔بعض ٹسٹوں سے ان کی ذہانت، جذباتی ذہانت، مزاج اور رجحان کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ان سب کی بنیاد پر کونسلر بچہ کی رپورٹ تیار کرتا ہے۔اس رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ کن شعبوں میں بچہ زیادہ کامیاب ہوسکتا ہے۔ بہت سے کونسلرز اس کے بعد بچہ سے انفرادی ملاقات One to One Session کرتے ہیں۔بعض کونسلرز اس ملاقات میں یا اس کے کسی حصہ میں والدین کو بھی شامل کرتے ہیں۔اور مناسب کیریر کے انتخاب میں ان کی مدد کرتے ہیں۔

کیریر کونسلنگ اور نفسیاتی امور و مسائل

ایک اچھا کونسلنگ سیشن وہ ہوتا ہے جس میں صرف کیریر کے بارے میں معلومات فراہم نہ کی جائیں بلکہ مناسب کیریر کے انتخاب، اس کیریر سے متعلق اہداف Goals کی تعیین، اور ان اہداف کے حصول کے لئے بچہ کو شعوری اور نفسیاتی طور پر کیا جائے۔ اس کے لئے اچھے کیریر کوچ کا انتخاب کرنا چاہیے۔

ایک اچھا کیریر کوچ سب سے پہلے بچہ کو خود کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔خود کو سمجھنے سے مراد اپنی شخصیت کی خوبیوں اور خامیوں کو سمجھنا، اپنی لیاقتوں کو سمجھنا، اپنی کمزوریوں کو سمجھنا وغیرہ ہے۔

انسانوں کے لاشعور میں بعض معتقدات ہماری کمزوری Limiting Beliefs بن جاتے ہیں۔مثال کے طور پر ہمارے سماج میں یہ بات مشہور ہے کہ میتھس لڑکیوں کے بس کی بات نہیں ہے، یا لڑکیاں ایسے پیشے اختیار نہیں کرسکتیں جو محنت طلب ہیں۔ یا لڑکے آرٹس اور کرافٹ یا کونسلنگ کے شعبے نہیں اپنا سکتے، یا کھانا پکانا خالص زنانی کام ہے۔ یا سول سروس میں مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ ناانصافی ہوتی ہے، اس لئے وہاں جانا ممکن نہیں ہے یا کسی عالمی یونیورسٹی میں داخلہ کے لئے کانونٹ کے ماحول کا انگلش لب ولہجہ اور اونچے طبقہ کا خاندانی بیک گراونڈ ضروری ہے۔وغیرہ۔

ایسے بیلیف ہمارے پیروں کی بیڑیاں بن جاتے ہیں۔ بسا اوقات خود ہم کو پتہ نہیں ہوتا لیکن ہمارے لاشعور میں ایسا کوئی اعتقاد بسیرہ کئے ہوئے ہوتا ہے اور ہم بغیر کسی وجہ سے کسی کیریر کے سلسلہ میں ہچکچاہٹ، بے اعتمادی یا تذبذب کے شکار ہوجاتے ہیں۔اگر کوئی لڑکا ان معتقدات سے پیچھا چھڑائے تو ہوسکتا ہے ایک اچھا آرٹسٹ بنے یا کسی فائیو اسٹار ہوٹل میں مشہور شیف بن جائے یا کسی بین الاقوامی یونیورسٹی میں داخلہ لے لے۔ ایک اچھا کوچ ایسے معتقدات Limiting Beliefs سے پیچھا چھڑانے میں بھی بچوں کی مدد کرتا ہے۔

ایک اچھا کوچ نامناسب رویوں کو بھی بدلنے میں مدد کرتا ہے۔ بچہ کے اندر محنت کی عادت نہیں ہے، پڑھائی کے سلسلہ میں ترغیب motivation کی کمی ہے، اعتماد confidence کی کمی ہے، ارتکاز concentration کی کمی ہے، یادداشت اچھی نہیں ہے، لاابالی پن اور غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے، تو یہ سب رویئے اچھی تعلیم میں رکاوٹ بنتے ہیں۔اچھا کوچ ان رویوں کو پہچانتا بھی ہے اور ان کو بدلنے میں طالب علم کی مدد کرتا ہے۔

اسی طرح ایک اچھا کوچ اُن اندرونی وسائل کو بروئے کار لانے میں طالب علم کی مدد کرتا ہے جن سے طالب علم ناواقف ہوتا ہے یا انہیں استعمال نہیں کرپاتا۔ بہت سے طلبہ غیر معمولی تجزیاتی صلاحیت Analytical Abilities کے مالک ہوتے ہیں لیکن چونکہ اسکول میں زور حافظہ پر تھا اور چیزوں کو یاد رکھنا ان کے لئے مشکل تھا اس لئے اسکول میں وہ کند ذہن اور اوسط درجہ کے طالب علم کے طور پر مشہور ہوگئے، اس شہرت کی وجہ سے ان کی خود اعتمادی مجروح ہوگئی۔اچھے کوچ کی مدد سے وہ اپنی اس اصل قوت کو ڈھونڈ نکالتے ہیں اور تیزی سے کامیابی کے بام عروج تک پہنچ جاتے ہیں۔

ان سب کی مدد سے ایک اچھا کوچ طالب علم کو اپنا پرسنل گول سیٹ کرنے میں مدد کرتا ہے۔اور پھر ان گولز کو حاصل کرنے میں اس کی رہنمائی اور تعاون کرتا ہے۔

کوشش کیجئے کہ جدید نفسیات اور این ایل پی وغیرہ جیسی تکنیکوں سے واقف خوش مزاج، ذہین، مثبت طرف فکر کا حامل کوچ آپ کے بچے کو میسر آئے اور اس کی مدد سے آپ اپنے بچے کی مکمل کیریر کوچنگ کرائیں۔

کیریئر گائیڈنس میں والدین کا رول

کیریئر گائیڈنس میں والدین کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ والدین کی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے تجربہ کی روشنی میں بچوں کی صحیح رہنمائی کریں۔ بچے کو خود کیریئر سے متعلق ریسرچ کرنے دیں تاکہ اسکی معلومات میں اضافہ ہو اور وہ ہر فیلڈ کے منفی اور مثبت پہلو سے آگاہ ہو۔

چھوٹے بچے اپنے اطراف کے معمولی پیشوں کو بھی اپنے کھیل کا حصہ بناتے ہیں۔مثلاً کوئی بچہ آٹو ڈرائیور بننا چاہتا ہے، یا دودھ والا بننا چاہتا ہے۔بعض والدین کو اس سے بڑی الجھن ہوتی ہے۔ وہ ان پیشوں کو معمولی سمجھتے ہیں اور فوری ٹوک دیتے ہیں۔انہیں آپ بالکل بھی مت ٹوکیئے ورنہ وہ کنفیوز ہوگا اور خواب دیکھنا چھوڑ دیگا اور بچپن سے ہی انسانوں کے درمیان تفریق کرنے لگے گا اور بعض پیشوں کو حقیر سمجھنے لگے گا۔ جب وہ بڑا ہوجائے گا تو بے شک اپنے خاندانی بیگ راؤنڈ کے مطابق ہی کوئی نہ کوئی شعبہ چنے گا، ضروری نہیں کہ وہ دودھ والا یا آٹو والا ہی بنے۔اگر آپ اسے روکیں گے نہیں تو وہ سماج کے ان عام پیشوں کا احترام کرنا بھی سیکھے گا۔

بچہ جب آٹھویں جماعت میں ہو اُسی وقت سے روزمرہ کی بات چیت کے ذریعہ بچے میں اعلی تعلیم اور اچھے کیریر کا شوق اور شدید آرزو پیدا کریں، اپنی اور اپنے شوہر یعنی بچہ کے والد کی کامیابیوں کا ذکر کریں یا پھر کامیاب ترین لوگوں کی کہانیاں سنائیں۔ جب بچہ نویں جماعت میں چلا جائے تو اسکے جذبے کو بڑھانے کی کوشش کریں۔مختلف شعبوں کی معلومات دیں، آپکے خاندان کے کامیاب لوگوں کا تذکرہ کریں، بچہ کے بہن بھائیوں کے پڑھنے کا طریقہ متعارف کرائیں۔ بچوں کو خواب دکھائیں اور خواب دیکھنا سکھائیں۔

چودہ پندرہ سالہ بچوں کو تمام پیشوں کی معلومات دیجئے۔کیریر سے متعلق رسالے اور مضامین پڑھنے دیجئے۔اپنے خاندان اور آس پاس مختلف کیریر رکھنے والوں سے ملاقات کرایئے۔ اچھے ڈاکٹروں، انجنیروں اور اساتذہ کے ساتھ ساتھ وہ صحافیوں، مصنّفین اور مضمون نگاروں، مختلف سرکاری محکموں کے اعلی افسران، وکلا اور جج، چارٹرڈ اکاونٹنٹس، آرکٹیکٹ اور انٹیریر ڈیزائنر، کسان اور ماہرین زراعت و باغبانی، ماہرین سماجیات، نفسیات و معاشیات، سیاستدان، اور سماجی قائدین وغیرہ سے ملیں اور ان کے پیشوں اور ان کے دلچسپ پہلوؤں پر بات کریں۔منفرد اور کم یاب پیشوں سے متعلق افراد سے خصوصی ملاقاتیں کرایئے۔انہیں سوالات پوچھنے پر آمادہ کیجئے۔اچھے تاجروں اور انٹرپرنرس سے ملاقات کرایئے۔ اس وقت مسلمانوں میں انٹرپرنرشپ اور اختراعی طریقوں سے نت نئے کاروبار کو فروغ دینے کی شدید ضرورت ہے۔آپ کے جاننے والوں میں ایسے نوجوان ہوں تو ضرور ان سے اپنے بچے کی ملاقات کرایئے۔

نصاب سے ہٹ کر غیر تدریسی سرگرمیوں اور مشاغل کے لئے بچہ کی ہمت افزائی کیجئے۔اسی طرح گھر کے مختلف کاموں میں بچوں کو شامل کیجئے۔آٹھویں جماعت کا بچہ ہے تو وہ چھوٹے بھائی کو کبھی ڈاکٹر کے پاس لے جائے، اس کے میڈیکل ٹسٹ کرائے اور دوائی لائے، گھر کی مرمت کے چھوٹے موٹے کام کرائے، گھر تعمیر ہورہا ہو تو نقشہ بنوانے وغیرہ میں آپ کے ساتھ شامل رہے، بازار جائے، خریدی کرے، گھر کے آلات و مشینوں کی مرمت کرائے، پاسپورٹ، آدھار وغیرہ بنانے کا کام کرے۔اپنے گھر کے علاوہ پاس پڑوس یا سماج کے غریب اور کم تعلیم یافتہ لوگوں کے بھی ایسے کام بچہ کرسکتا ہے۔ان سب سرگرمیوں سے بچہ کو اپنی اندرونی صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے۔کام اور روزگار کی دنیا کے تنوع سے وہ واقف ہوتا ہے۔اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مشینوں کی مرمت میں بہتر ہے یا گھر کا ڈیزائن اچھا تجویز کرسکتا ہے؟ اس طرح عملی زندگی کا تجربہ، بہتر کیریر کے انتخاب میں بہت معاون ہوتا ہے۔

کیریر گائیڈنس میں والدین کا ایک اہم رول یہ ہوتا ہے کہ وہ بچہ کے ساتھ کھل کر اس کے کیریر پر بات کریں۔ پہلے اسے بولنے کا موقع دیں تاکہ آپ یہ جان لیں کہ اس کے ذہن میں کیا کیا سوالات پیدا ہوتے ہیں اسکے شبہات اور ڈر وغیرہ کیا ہیں۔ اس کو بھرپور معلومات فراہم کریں۔آپ اپنے بچہ سے کیا اُمید رکھتے ہیں اور آپکی کیا خواہش ہے، یہ بھی اسے ضرور بتائیں لیکن اپنی مرضی اس پر مسلط نہ کریں۔فیصلہ لینے میں اسکی مدد کریں۔

بعض اوقات بچوں کے فیصلے وقتی مسائل اور مشکلات کی پیداوار ہوتے ہیں۔۔مثال کے طور پر یہ بات کئی جگہ دیکھی گئی ہے کہ اسکول کی سطح پر بچوں کو ریاضی کی مناسب تعلیم نہیں دی جاتی۔ بچے اس مضمون سے متوحش ہوجاتے ہیں اور جب گیارہوں جماعت میں جب مضامین کے انتخاب کا موقع ہوتا ہے تو ریاضی منتخب نہیں کرتے۔لیکن بعد میں گریجویشن میں بچہ ایسا کورس چنتا ہے جس میں ریاضی کی ضرورت ہوتی ہے۔اب تو معاشیات جیسے مضمون میں بھی ریاضی کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔قانون، بزنس ایڈمنسٹریشن، کامرس وغیرہ جیسے میدانوں میں اگرچہ ریاضی کے پس منظر کے بغیر بھی داخلہ مل جاتا ہے لیکن قدم قدم پر مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ والدین کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ بچہ مستقبل کے لیے اپنے راستے کھلے رکھے۔

بچہ کسی مخصوص مضمون میں کیوں دلچسپی لے رہا ہے، یہہ جاننے کی کوشش کیجئے۔اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی مخصوص مضمون میں بچہ کمزور ہوتا ہے لیکن وہ اس مضمون سے متعلق پیشے میں دلچسپی لیتا ہے۔ یہ جاننے کی کوشش کیجئے کہ کہیں وہ اپنے کسی دوست وغیرہ کے کہنے پر تو ایسا نہیں کررہا ہے؟ نوجوان بچے اکثر اپنے دوستوں سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔اگر وہ کسی ایسے ہی وقتی محرک کی بنیاد پر اپنی دلچسپی ظاہر کررہا ہے تو اس کو سمجھایئے کہ کیریر میں لیاقت Aptitude کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟

کونسلرس سے رہنمائی ضرور حاصل کیجئے لیکن ان پر مکمل طور پر منحصر نہ رہیں۔کونسلر سے بھی مکمل استفادہ اسی وقت ممکن ہے جب والدین اور بچے بھی بیدار و چوکس ہوں اور ضروری معلومات اور تیاری کے ساتھ اس سے رجوع کریں۔

کیریئر کونسلنگ کے دوران بچے کا رول

بچہ جب کونسلنگ کے لیے جائے تو کھلے دل اور ذہن سے جائے اور کونسلنگ پر اسکا مکمل دھیان ہو تاکہ وہ اپنے ہر شبہ کا ازالہ کرسکے۔ بچہ کو اپنے معاشی اور سماجی حالت کا بھی اچھی طرح شعور ہو۔کونسلر سے وہ یہ پوچھنے کے لیے بھی تیار ہو کہ اس کے پسندیدہ کورس کا مستقبل کیا ہے۔اور آنے والے دس بیس برسوں میں اسکی اہمیت گھٹے گی یا بڑھے گی؟ بچے کے پسندیدہ کیریئر میں مواقع کے علاوہ رسک کیا ہیں، یہ بھی وہ معلوم کرے۔

بہتر ہے کہ والدین کونسلر کے پاس جانے سے پہلے بچہ سے تفصیل سے بات کریں۔کونسلنگ کے عمل کے بارے میں اس کو بتائیں۔ لیاقت Aptitude اور دلچسپی Interest میں جو فرق ہے، اس سے اسے باخبر کریں۔کونسلر سے پوچھنے کے لئے سوالات کی فہرست تیار کریں۔کونسلر کے پاس جانے سے پہلے مختلف کیریر متبادلات Choices سے متعلق ضروری معلومات بچہ حاصل کرلے تاکہ وہ زیادہ شعوری طور پر اور بالغ نظری کے ساتھ کونسلر سے بات کرسکے اور اس کی کونسلنگ سے فائدہ اٹھاسکے۔